الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ

الحمد للہ والمنہ کہ رسالہ فیض مقالہ مشعر اسرار شہادت ریحانتی لسید الثقلین الامامین الہمامین السعیدین الشہیدین المقتولین المظلومین المرحومین سیدنا ومولنا ابی محمد الحسن وابی عبد اللہ الحسین رضی اللہ تعالے عنہما وعلیہما التحیۃ والثنا وصلوۃ اللہ وسلامہ علی ابویہما وجدیہما ذریعہ نجات دارین المسمے بہ

سر الشہادتین

من تصنیف نیف افضل الفضلا ابلغ البلغا فخر المتقدمین شرف المتاخرین حبر اعظم غ
کمالات صوری ومعنوی آیۃ من آیات اللہ حضرت مولنا ومقتدانا شاہ عبد العز
تغمدہ اللہ بغفرانہ واسکنہ اللہ بحبوحۃ جنانہ بتصحیح تمام باہتمام کامل منشی بھگوندیال عاقل تخنب

مطبع منشی نولکشور واقع کانپور میں بہ طبع مزین مطبوع ہوا

دو جز

ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات

سرّ الشهادتين

قد طبع في المطبع الكانفوري المعزالي المنشي نولكشور

بسم الله الرحمن الرحيم

اعلم رحمك الله تعالى ان الكمالات التي تفرقت في

اس کو جان تو کہ جو کمالات اور خوبیاں جدا جدا

الانبياء عليهم السلام قد جمعت في نبينا محمد صلى

اور پیغمبروں علیہم السلام میں تھیں سو ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام میں

الله عليه وسلم فقد اعطي الخلافة كما اعطي آدم وداود

بالکل یکجا جمع ہو گئیں چنانچہ حضرت کو خلافت ملی ف جیسے آدم اور داؤد

عليهما السلام واعطي الملك كما اعطي سليمان عليه

علیہما السلام کو اور حضرت کو سلطنت ملی ف جیسے سلیمان علیہ

السلام واعطي الحسن كما اعطي يوسف عليه السلام

السلام کو ف اور حضرت میں حسن تھا ف جیسے یوسف علیہ السلام میں ف

واعطي الخلة كما اعطي ابراهيم عليه السلام واعطي

اور حضرت میں خلت تھی ف جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام میں ف اور حضرت سے

الكلام كما اعطي موسى عليه السلام واعطي العبادة

خدا ہم کلام ہوا ف جیسے موسیٰ علیہ السلام سے ف اور حضرت عابد تھے

كما أعطي يونس عليه السلام وأعطي الشكر كما أعطي

جیسے یونس علیہ السلام ف اور حضرت بڑے شکرگزار تھے جیسے

نوح عليه السلام وقد زيد له كمالات أخر من أنواع

نوح علیہ السلام ف۲ بلکہ اس سے زیادہ حضرت میں اور کمالات تھے چنانچہ

الولايات والمحبوبية المطلقة والاصطفاء المطلق

ولایت ف۳ اور تصرفات ہر قسم کے اور سب طرح کی محبوبی ف۴ اور سب کاموں کی مقبولی

والرؤية والقرب الأتم والشفاعة العظمى والجهاد

اور دیدار الٰہی ف۵ اور نہایت خدا کی نزدیکی اور شفاعت کبریٰ ف۶ اور کافروں سے

مع أعداء الله تعالى إلى غير ذلك من الكمالات كالعلم

جہاد ف۷ سوائے اس کے ف۸ اور کمالات جیسے علم

الوسيع والعرفان الأتم والقضاء والفتيا والاجتهاد والاحتساب

بیشمار اور پلے سرے کا عرفان ف۹ اور قصے فیصل کرنا ف۱۰ اور فتوی دینا ف۱۱ اور اجتہاد ف۱۲ اور گشتی

والقراءة وغيرها لكن بقي له كمال لم يحصل له بنفسه

ف۱۳ اور قراءت وغیرہ ف۱۴ لیکن آپ میں ایک کمال باقی رہ گیا تھا کہ حضرت کی ذات میں حاصل نہ تھا

وهي الشهادة والسر في عدم حصولها له بنفسه صلى الله

یعنے شہادت اور آپ کی ذات میں اس کے حاصل نہ ہونے کا بھید یہ تھا کہ اگر آنحضرت صلے اللہ

عليه وسلم أنه لو استشهد في الحرب لأدى ذلك إلى كسر

علیہ وسلم جنگ میں شہید ہوتے تو شوکت اسلام کی

شوكة الإسلام واختلال الدين في نظر العوام ولو استشهد

ٹوٹ جاتی اور دین میں عوام کے نزدیک ف۱۵ خلل پڑ جاتا اور اگر

غيلة وسرا كما وقع لبعض خلفائه لم يشتهر

ناگہاں ف۱۶ چپکے چپکے شہید ہو جاتے جیسے حضرت کے بعضے خلیفہ شہید ہوئے ف۱۷ تو آپ کی شہادت

أَمْرُ شَهَادَتِهِ بَلْ وَلَا تَمَّتِ الشَّهَادَةُ لِأَنَّ تَمَامَ الشَّهَادَةِ أَنْ

مشہور نہوتی — بلکہ پوری شہادت ہی نہوتی — اس واسطے کہ پوری شہادت اس کا نام ہے کہ

يُقْتَلَ الرَّجُلُ فِي الْغُرْبَةِ وَالْكُرْبَةِ وَأَنْ يُعْقَرَ جَوَادُهُ وَيُلْقَى

آدمی مارا جاوے مسافری اور مشقت مین — اور اُس کے گھوڑے کی کوچین کاٹی جاوین — اور

جُثَّتُهُ مَطْرُوحَةً وَيُقْتَلَ حَوْلَهُ جَمْعٌ كَثِيرٌ مِنْ أَعِزَّةِ

اُس کی لاش میدان مین پڑی رہی اور اُس کے گرداگرد — بہت لوگ — باعزت

أَصْحَابِهِ وَأَقَارِبِهِ وَأَنْ يُنْهَبَ مَالُهُ وَأَنْ تُؤْسَرَ نِسَائُهُ

یاروں — اور عزیزون سے مارے جاوین اور مال اُس کا لوٹا جاوے اور اُسکی بیبیان اور یتیم لڑکے

وَأَيْتَامُهُ كُلُّ ذٰلِكَ فِي ذَاتِ اللّٰهِ فَاقْتَضَتْ حِكْمَةُ اللّٰهِ

قید مین گرفتار ہون اور یہ سب مصیبتین صرف اللہ ہی کے واسطے ہون ف سو حکمت الٰہی اور اُسکی کارسازی نے چاہا

تَعَالَى أَنْ يُلْحِقَ هٰذَا الْكَمَالَ الْعَظِيمَ بِسَائِرِ كَمَالَاتِهِ بَعْدَ وَفَاتِهِ

کہ ملجاوے — یہ بڑا کمال — حضرت کے کمال مین بعد آپ کی وفات کے

وَانْقِضَاءِ أَيَّامِ خِلَافَتِهِ الَّتِي تُنَافِي الْمَغْلُوبِيَّةَ وَالْمَظْلُومِيَّةَ

و بعد گذرنے — ایام — خلافت کے — کہ دنیا — اور مظلومی اصلی — مناسب ہین

بِرِجَالٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ بَلْ بِأَقْرَبِ أَقَارِبِهِ وَأَعَزِّ أَوْلَادِهِ وَمَنْ

بواسطہ بعضے مردان اہلبیت کے بلکہ بواسطہ اُس شخص کے جو بہت ہی قریب ہو حضرت کے اقربا مین اور نہایت ہی عزیز آپکی اولاد مین

يَكُونُ فِي حُكْمِ أَبْنَائِهِ حَتَّى يُلْحَقَ حَالُهُمْ بِحَالِهِ وَيَنْدَرِجَ

اور جو بمنزلہ آپ کے بیٹون کے ہو — تاکہ ملجاوے اُن کا حال حضرت کے حال مین — اور داخل ہو

كَمَالُهُمْ فِي كَمَالِهِ فَتَوَجَّهَتْ عِنَايَةُ اللّٰهِ تَعَالَى بَعْدَ انْقِضَاءِ

اُنکا کمال حضرت کے کمال مین سو متوجہ ہوئی عنایت الٰہی — بعد گذرنے

أَيَّامِ الْخِلَافَةِ إِلَى هٰذَا الْإِلْحَاقِ فَاسْتَنَابَتِ الْحَسَنَيْنِ

دونون خلافت کے — اس کمال کے ملانے پر تو نائب — بنایا حسنین

عليهما السلام مناقب جل هما عليه بافضل الصلوات و

علیہما السلام کو نانا کے مقام پر آنجہ برتر درود اور

التحيات وجعلتهما مرآتين لملاحظته وخدين لجماله

رحمت اور دونوں کو دو آئینے بنائیں یہ تو کمال محمدی کے ف اور دو رخسار ٹھہرائے جمال مصطفوی کے

ولما كانت الشهادة على قسمين شهادة سر وشهادة علانية

اور چونکہ شہادت دو قسم پر تھی ایک تو شہادت پوشیدہ اور دوسری شہادت آشکارا ف۲

قسمت عليهما فاختص السبط الاكبر بالقسم الاول ولما

دونوں پر بٹ گئی تو مخصوص ہوئے بڑے صاحبزادے ف۳ پہلی قسم کے واسطے اور جو

كان امرها مستورا لم يظهر لها ذكر في الوحي كامرها

وہ امر مخفی تھا جبریل علیہ السلام نے کبھی اسکو مذکور نہ کیا اور جب شہادت

عند الوقوع ايضا حتى وقعت على يدي زوجته و

واقع ہوئی تو بھی شبہہ ہی رہا یہاں تک کہ یہ حرکت واقع ہوئی حرم خاص سے حالانکہ

الزوجة من علائق المحبة دون العداوة وكل ذلك

بی بی علاقۂ محبت سے ہے نہ کہ عداوت سے اور یہ سب

لانه مبني على السر والاخفاء ولذلك لم يخبر به النبي

اس واسطے ہوا کہ اس شہادت کی بنا پوشیدگی پر تھی اور اسی واسطے جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صلى الله عليه وسلم ولا امير المؤمنين رضي الله تعالى

بھی اسکی خبر نہ دی اور نہ امیر المومنین علی رضی اللہ تعالی

عنه ولا غيرهما واختص السبط الاصغر بالقسم

عنہ نے ف۴ اور نہ کسی اور نے اور مخصوص ہوئے چھوٹے صاحبزادے ف۵ دوسری قسم

الثاني ولما كان مبنى امرها على الشهرة والاعلان انزل

کی شہادت سے ف اور جو بنا اسکی شہرت اور اعلان پر تھی

اولًا في الوحي على لسان جبرئيل عليه السلام وغيره من

اول وحی میں زبان جبرئیل علیہ السلام وغیرہ

الملائكة ثم بتعيين المكان وتسميته فتعيين الزمان و

فرشتوں پر اُسکا مذکور ہوا پھر بتانا شہادت جگہ کا مکان کا اور اُس کا نام اور بتانا شہادت کے وقت

هو رأس الستين ثم اشتهر امره واعلن ذكره على لسان

یعنے انتہا سنہ ساٹھ ہجری معلوم ہوا پھر اُسکا شہرہ بہت ہوا اور برملا ذکر کیا

امير المؤمنين كرم الله وجهه في سفره الى صفين ثم لما

امیر المومنین کرم اللہ وجہہ نے صفین کے سفر میں ف ۳ پھر جب

وقعت واقعة الشهادة اشتهر امرها بانقلاب التربة دما

واقعہ شہادت کا واقع ہوا تو اُسکا شہرہ اسطرح پر ہوا کہ مٹی خون ہو گئی

وامطار الدم من السماء وهتف الهواتف بالمراثي

اور آسمان سے خون برسا اور آواز غیبی سے مرثیے سنے گئے

ونوح الجن وبكائهم واطواف السباع حافظات للجثة

اور نوحہ اور رونا جنوں کا اور گھومنا درندوں کا گرد آپکی لاش کی نگہبانی کے واسطے

ودخول الحيات في مناخر قاتليه الى غير ذلك من اسباب

اور سانپوں کا گھسنا قاتلوں کی نتھنوں میں اور بھی شہرت کی اسباب

الشهرة ليطلع الحاضرون والغائبون على وقوعها بل بانقاء

تاکہ حاضر اور غائب اس واقعہ جانگداز سے آگاہ ہو جاویں بلکہ

البكاء والحزن المستمر وتذكر تلك الوقائع الهائلة

اس رنج والم کا اور مذکور ہونا ان مصائب دردناک کا

في امته الى يوم القيمة فقد بلغت نهاية الشهرة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں تا قیامت غرض اسی ظاہری شہادت کا ہی شہرہ ہو گیا امر شہادت کا۔

في الملاء الاعلى والاسفل والغيب والشهادة والجن والانس

عالم بالا اور عالم خاک میں اور عالم غیب اور عالم شہادت میں اور جن اور آدمیوں میں

والناطق والصامت اذ تمهدت هذه المقدمة فلنذكر

اور گویا اور خاموش میں ف جب تمہید اس مقدمہ کی ہو چکی تو ہمکو لازم ہوا ذکر کرنا اُسکا

ما يتعلق بهذا الباب مع الاشارة الى ما مهدنا من المقدمة

جو علاقہ رکھتا ہے اس باب میں مع اشارہ ان مضامین کے کہ جنکا تمہید ذکر ہو چکا

فنقول اما كون السبطين ابني رسول الله صلى الله عليه

سو ہم کہتے ہیں کہ ہونا دونوں صاحبزادوں کا بیٹے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

وسلم فله وجهان الاول ان ابن البنت له حكم الابن ولهذا

اس دعوی کی دو دلیلیں ہیں اول یہ کہ نواسہ بجائے بیٹے کے ہوتا ہے اور اسی جہت سے

يعد عيسى عليه السلام في بني اسرائيل والثاني ان النبي فقد

عیسی علیہ السلام بنی اسرائیل کہلائے ف۲ اور دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت نے دونوں کو متبنے کیا تھا

ثبت بطرق متعددة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال هما

ف۳ چنانچہ بہت روایتوں سے ثابت ہوا ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ دونوں

ابناي وروى احمد في مسنده عن ابي اسحق السبيعي عن

میرے بیٹے ہیں اور روایت کی احمد نے اپنی کتاب مسند میں ابو اسحق سبیعی سے ف۴ اس نے

هاني ابن هاني عن امير المؤمنين علي كرم الله وجهه

ہانی بن ہانی سے اُس نے امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے

قال لما ولد الحسن رضي الله تعالى عنه جاء رسول الله

کہ جب پیدا ہوئے امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ تشریف لائے جناب رسالت مآب

صلى الله عليه وسلم فقال اروني ابني ما سميتموه قلت

صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا دکھلاؤ میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہے تم نے میں عرض کیا

سَمَّيْتُهٗ حَرْبًا قَالَ بَلْ هُوَ حَسَنٌ فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ قَالَ اَرُوْنِيْ

نام رکھا ہے اسکا میں نے حرب فـ حضرت نے فرمایا بلکہ نام اس کا حسن ہے پھر جب پیدا ہوئے امام حسین علیہ السلام حضرت نے فرمایا دکھلاؤ

اِبْنِيْ مَا سَمَّيْتُمُوْهُ قُلْتُ حَرْبًا قَالَ بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ فَلَمَّا وُلِدَ الثَّالِثُ

میرے بیٹے کو نام رکھا ہے تم نے میں نے عرض کیا حرب فرمایا حضرت نے بلکہ اس کا نام حسین ہے پھر جب پیدا ہوئے تیسرے صاحبزادے

قَالَ اَرُوْنِيْ اِبْنِيْ مَا سَمَّيْتُمُوْهُ قُلْتُ حَرْبًا قَالَ بَلْ هُوَ

حضرت نے فرمایا دکھلاؤ میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہے میں نے عرض کیا کہ حرب فرمایا حضرت نے بلکہ اس کا نام

مُحَسِّنٌ ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ سَمَّيْتُهُمْ بِاَسْمَاءِ وُلْدِ هَارُوْنَ شَبَّرَ

محسن ہے پھر حضرت نے ارشاد کیا کہ میں نے ان کے نام رکھے ہیں اولاد ہارون علیہ السلام کے ناموں پر یعنی شبر

وَشَبِيْرَ وَمُشَبِّرَ وَاَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالدَّارَقُطْنِيُّ

اور شبیر اور مشبر فـ اور اسی کو روایت کیا طبرانی نے اپنی معجم کبیر میں اور دارقطنی نے

فِي الْاَفْرَادِ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ كُلُّهُمْ عَنْ عَلِيٍّ

کتاب الافراد میں اور حاکم اور بیہقی اور ابن عساکر نے سب نے حضرت علی

كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَاَخْرَجَ الْبَغَوِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ عَنْ سَلْمَانَ

کرم اللہ وجہہ سے اور روایت کیا محی السنہ بغوی اور طبرانی نے ایسے ہی مطلب کو سلمان فارسی

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِثْلَهٗ وَفِي الْقَامُوْسِ شَبَّرُ كَبَقَّمٍ وَشَبِيْرُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور قاموس میں ہے شبر بقم کے وزن پر اور شبیر

كَقُمَيْرٍ وَمُشَبِّرٌ كَمُحَدِّثٍ اَبْنَاءُ هَارُوْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَمَّا

قمیر کے وزن پر اور مشبر محدث کے وزن پر بیٹے ہیں ہارون علیہ السلام کے پر

كَوْنُهُمَا مِرْاٰتَيْنِ لِمُلَاحَظَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنْ

ہونا حسنین کا آئینہ واسطے پرتو جمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے

وَجْهَيْنِ الْاَوَّلُ مِنْ جِهَةِ السِّيَادَةِ الْمُطْلَقَةِ فَقَدْ اَخْرَجَ

دو دلیل سے ثابت ہے اول بجہت سیادت مطلقہ فـ چنانچہ روایت کی

النَّسَائِيُّ وَالرُّوْيَانِيُّ وَالضِّيَاءُ عَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبُوْ يَعْلٰى عَنْ

نسائی اور رویانی اور ضیاء مقدسی نے حذیفہ رض سے اور ابو یعلی نے

اَبِیْ سَعِیْدٍ وَابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنُ عَدِیٍّ عَنِ ابْنِ

ابی سعید سے اور ابن ماجہ نے عبداللہ بن عمر سے اور ابن عدی نے عبداللہ بن

مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ عَلِيٍّ وَالطَّبَرَانِيُّ فِی الْكَبِيْرِ عَنْ عُمَرَ

مسعود سے اور روایت کی ابو نعیم نے علی مرتضٰی سے اور طبرانی نے معجم کبیر میں عمر فاروق رض سے

وَجَابِرٍ وَالْبَرَاءِ وَاُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ وَمَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ

اور جابر اور براء اور اسامہ بن زید اور مالک بن حویرث سے

وَالدَّيْلَمِيُّ عَنْ اَنَسٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ

اور دیلمی نے انس سے اور روایت کی ابن عساکر نے حضرت عائشہ صدیقہ و عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن

عَبَّاسٍ وَاَبِیْ رِمْثَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

عباس اور ابی رمثہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَزَادَ ابْنُ

کہ حسن اور حسین سردار ہیں بہشتی جوانوں کے اور ابن

مَاجَةَ وَغَيْرُهُ وَاَبُوْهُمَا خَيْرٌ مِّنْهُمَا وَعِنْدَ الطَّبَرَانِيِّ وَاَبُوْهُمَا

ماجہ وغیرہ نے اپنی روایت زیادہ کی ہے کہ باپ ان دونوں کا بہتر ہے ان دونوں سے اور طبرانی نے یہ بڑھایا ہے کہ باپ ان دونوں کا

اَفْضَلُ مِنْهُمَا وَزَادَ الْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ وَغَيْرُهُمَا اِلَّا ابْنَیِ

ان سے فاضل تر ہے اور حاکم اور ابن حبان وغیرہ نے اپنی روایت اور بھی زیادہ کی ہے

الْخَالَةِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَيَحْيٰى ابْنِ زَكَرِيَّا وَمِنْ مُّنْفَرِعَاتِ

سوائے دو خالائی بھائیوں کے یعنی عیسے بن مریم اور یحیی بن زکریا اور اس آئینہ محمدی ہونے کا

هٰذِهِ الْمِرْاٰتِيَّةِ كَوْنُ مَحَبَّتِهِمَا مَحَبَّتَهٗ وَبُغْضِهِمَا بُغْضَهٗ صَلَّى اللّٰهُ

یہ اثر ہے کہ محبت حسنین گویا محبت رسول خدا ہے اور عداوت ان کے گویا حضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَمَا وَقَعَ فِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَسَاكِرَ وَغَيْرِهٖ عَنِ

علیہ وآلہ وسلم کی عداوت ہو چنانچہ روایت کی ابن عساکر وغیرہ نے عبد اللہ ابن

ابْنِ عَبَّاسٍ مَنْ اَحَبَّهُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِيْ

عباس سے کہ حضرت نے فرمایا جسنے حسنین سے محبت رکھی تو اس نے مجھسے رکھی اور جس نے انسے عداوت رکھی مجھسے رکھی ف

وَالثَّانِيْ مِنْ جِهَةِ مُشَابَهَةِ الصُّوْرَةِ فَاِنَّهُمَا كَانَا كَالتَّصْوِيْرِ

اور دوسری وجہ مشابہت ظاہری ہو گویا کہ حسنین حضرت کے دو تصویر تھے

لَهٗ فِي الظَّاهِرِ اَيْضًا فَقَدْ اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ

ظاہر میں ف چنانچہ روایت کی بخاری نے انس سے کہ نہ تھا

اَحَدٌ اَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ

کوئی مشابہ تر ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن بن علی سے

عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَقَالَ فِي الْحُسَيْنِ اَيْضًا كَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ

علیہما السلام سے اور حسین ابن علی میں بھی کہا سب سے زیادہ مشابہ تھے ساتھ رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ مُفَصَّلًا اَلتِّرْمِذِيُّ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ف اور اس حدیث کو ترمذی نے مفصل

عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَصَحَّحَهٗ قَالَ الْحَسَنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ

جناب امیر کرم اللہ وجہہ سے بہت صحیح نقل کیا ہو کہ حضرت امیر نے فرمایا کہ حسن بہت مشابہ تھے حضرت رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّاْسِ وَالْحُسَيْنُ

صلی اللہ علیہ وسلم کے چھاتی سے سر تک اور حسین

اَشْبَهُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ

بہت مشابہ تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے سے قدم تک ف

وَاَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الْحَسَنَ

اور روایت کی ترمذی نے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن کو اٹھا لیا

وَالْحُسَيْنَ فَقَالَ مَنْ اَحَبَّنِيْ وَاَحَبَّ هٰذَيْنِ وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا

اور حسین کو اور فرمایا کہ جو مجھکو دوست رکھیگا اور ان دونوں کو دوست رکھیگا اور ان کے ماں باپ کو

كَانَ مَعِيْ فِيْ دَرَجَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ

دوست رکھیگا تو وہ شخص میرے ساتھ ہوگا روز قیامت میں اور کہا یہ حدیث منکر ہے

وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَجَّ الْحَسَنُ خَمْسَ عَشَرَ

اور روایت کی امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ امام محمد باقر سے کہ امام حسن علیہ السلام نے پندرہ

حَجَّةً مَاشِيًا وَنَجَائِبُهٗ تُقَادُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَخَرَجَ مِنْ مَالِهٖ

حج پیادہ کئے اور باب گرانے کوتل گھوڑے آپکے آگے آگے چلے جاتے تھے اور دو بار تمام مال و اسباب

لِلّٰهِ مَرَّتَيْنِ وَقَاسَمَ اللّٰهَ مَالَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ حَتّٰى اَنَّهٗ كَانَ يُعْطِيْ

خدا کی راہ میں دے ڈالا اور تین بار آدھا آدھا مال راہ خدا میں تقسیم کیا یہاں تک کہ ایک دے ڈالا

نَعْلًا وَيُمْسِكُ نَعْلًا وَيُعْطِيْ خُفًّا وَيُمْسِكُ خُفًّا وَكَانَ وَفَاتُهٗ

جوتہ اور ایک رکھا اور ایک موزہ دیا اور ایک رکھا اور وفات ہوئی امام حسن

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَنَةَ تِسْعٍ وَاَرْبَعِيْنَ عَلٰى

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنہ انچاس ہجری میں

الْاَرْجَحِ الْاَقْوَالِ فِيْ اَوَّلِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ اَوْ فِيْ اٰخِرِ صَفَرٍ وَهُوَ

بروایت قوی اول ربیع الاول کو یا آخر صفر میں اور یہی

الْمَشْهُوْرُ وَسَبَبُ مَوْتِهٖ اَنَّ زَوْجَتَهٗ جَعْدَةَ بِنْتَ الْاَشْعَثِ

مشہور ہے اور سبب وفات جناب امام حسن علیہ السلام کا یہ ہوا کہ آپکی جورو جعدہ بنت اشعث

بْنِ قَيْسٍ سَمَّتْهُ بِاِغْوَاءِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَكَانَ يَزِيْدُ ضَمِنَ

بن قیس نے زہر دیا آپ کو باغوائے یزید شقی ابن معاویہ کے اور یزید نے

لَهَا اَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَفَعَلَتْ فَمَرِضَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اس بات پر اس کے ساتھ نکاح کا وعدہ کیا تھا پھر اس نے ویسا ہی کیا تو بیمار رہے حسن رضی اللہ تعالیٰ

سر الشہادتین

عنه اربعين يوما ثم مات فبعثت جعدة الى يزيد ان

عنہ چالیس روز پھر انتقال فرمایا بعد اُس کے جعدہ نے یزید پلید کو

تسئله الوفاء بما وعدها فقال انا لم نرضك للحسن فنرضاك

پیغام بھیجا کہ اپنا وعدہ پورا کرے تو یزید نے جواب دیا کہ نہ تھی راضی کہ تو حسن کے پاس رہے پھر بھلا اپنی جان کے واسطے

لانفسنا فصارت ممن خسر الدنيا والاخرة ذلك هو

ہم کب راضی ہوں گے سو ہوگئی وہ کمبخت اُن لوگوں سے جنہوں نے دین و دنیا دونوں برباد کئے اور یہ

الخسران المبين وكان مرضه الاسهال الكبدي وتقطع

نقصان ہے صریح اور آپ کی بیماری یہ تھی جگر اور انتڑیاں ٹکڑے ٹکڑے ہوکر دستوں میں

الامعاء ولما حضرته الوفات جاء الحسين رضي الله تعالى

نکلتی تھیں اور جب آپ کی وفات ہونے لگی تو جناب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ

عنه فقال اي اخي من صاحبك قال تريد قتله قال نعم

عنہ نے آکے پوچھا کہ اے بھائی میرے تیرے پاس کون تھا جس نے یہ حرکت کی ف امام حسن نے فرمایا کہ تم اسکو مارا چاہتے ہو کہا ہاں

قال لئن كان صاحبي الذي اظن الله اشد له نقمة وان

امام حسن نے فرمایا کہ اگر وہی ہے قاتل میرا جو میرے گمان میں ہے تو اللہ بڑا سخت بدلا لینے والا ہے ف۳ اگر وہ قاتل

لم يكنه ما احب ان تقتل لي بريئا ثم قال لقد سقيت السم

نہیں جس پر میرا گمان ہے تو میں نہیں چاہتا ہوں کہ تم بے گناہ کو مارو میرے واسطے بعد اسکے امام حسن نے فرمایا کہ مجھکو کتنی بار زہر

مرارا وما سقيت مرة اشد من هذه وكان عمره الشريف

پلایا ہے پر ایسا سخت کبھی نہیں پلایا ف۴ اور تھی عمر شریف آپکی

خمسة واربعين سنة وستة اشهر الا اياما وقد ولد

ساڑھے پینتالیس برس کی کچھ دن کم اور آپ پیدا ہوئے

للنصف من شعبان سنة ثلث من الهجرة على الصحيح

پندرھویں شعبان سنہ تین ہجری میں بموجب روایت صحیح کے

وَقِيلَ فِي رَمَضَانَ هٰذَا مَا يَتَعَلَّقُ بِالشَّهَادَةِ السِّرِّيَّةِ الَّتِي

اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ رمضان میں پیدا ہوئے یہ ماجرا شہادت مخفی کا تھا جو

اُخْتُصَّ بِهَا السِّبْطُ الْأَكْبَرُ وَأَمَّا الشَّهَادَةُ الْجَهْرِيَّةُ الَّتِي

بڑے صاحبزادے کو مخصوص ہوئی پر شہادت ظاہری جو

اُخْتُصَّ بِهَا السِّبْطُ الْأَصْغَرُ فَهِيَ مِنْ أَكْبَرِ الْوَقَائِعِ

مخصوص ہوئی چھوٹے صاحبزادے کو سو وہ بڑا قصہ

الْمَشْهُورَةِ وَسَبَبُ شُهْرَتِهَا كَوْنُهَا جَهْرِيَّةً وَسَبَبُهَا أَنَّهُ

مشہور ہے اور شہرت کا سبب یہ ہے کہ اس کا نام ہے شہادت ظاہری اور سبب شہادت کا یہ ہوا

لَمَّا تَمَلَّكَ يَزِيدُ وَتَسَلْطَنَ وَذٰلِكَ فِي رَجَبَ سَنَةَ سِتِّينَ

کہ جب یزید پلید مالک اور بادشاہ بنا ماہ رجب سنہ ساٹھ ہجری

بِدِمَشْقَ كَتَبَ إِلَى الْأَقَالِيمِ لِأَخْذِ الْبَيْعَةِ لَهُ وَكَتَبَ إِلَى

شہر دمشق میں تو اس نے خط لکھے سب ملکوں میں بیعت لینے کے واسطے اور لکھا

عَامِلِهِ بِالْمَدِينَةِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ أَنْ يَأْخُذَ الْبَيْعَةَ مِنَ

عامل کو جو مدینہ میں تھا یعنی ولید بن عقبہ کو کہ بیعت لیوے

الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَامْتَنَعَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حسین علیہ السلام سے سو انکار کیا حسین علیہ السلام نے

مِنْ بَيْعَتِهِ لِأَنَّهُ كَانَ فَاسِقًا مُدْمِنًا لِلْخَمْرِ ظَالِمًا وَخَرَجَ

اس کی بیعت سے اس واسطے کہ تھا یزید مرد فاسق شرابی ظالم اور کوچ کیا

الْحُسَيْنُ إِلَى مَكَّةَ لِأَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنْ شَعْبَانَ فَدَخَلَ مَكَّةَ

امام حسین علیہ السلام نے مکے کی طرف چوتھی تاریخ شعبان کی پھر مکے میں ہو کر

وَأَقَامَ بِهَا وَلَمَّا وَصَلَ الْخَبَرُ إِلَى أَهْلِ كُوفَةَ اتَّفَقَ مِنْهُمْ جَمْعٌ

اور وہاں ٹھہرے اور جب یہ خبر کوفہ والوں کو پہونچی تو ایکا کیا انمیں سے بہت گروہوں نے

كثيرة وكتبوا الى الحسين عليه السلام مريد عونه اليهم و

اور لکھا جناب امام حسین علیہ السلام کو کہ آپ آئیے ہماری

يبذلون له بالقيام بين ايديهم بانفسهم واموالهم

پاس ٹھیریں ہم مدد کو جان اور مال سے حاضر ہیں

وبالغوا في ذلك وتتابعت اليه نحو مائة وخمسين كتابا

اور بہت مبالغہ اسمیں کیا اور تار بندھا خطوں کا آپ کی طرف قریب ڈیڑھ سو خط کے

من كل طائفة وجماعة فسير اليهم ابن عمه مسلم بن

ہر ایک فرقہ اور گروہ کی طرف سے پھر روانہ کیا امام نے انکی طرف چچازادے بھائی مسلم بن

عقيل وحثهم على نصرته وحمايته فلما وصل مسلم الى

عقیل کو اور اُن کو تاکید کی مسلم کی مدد اور حمایت پر پھر جب پہونچے مسلم

الكوفة نزل في دار المختار ابن عبيد وبايع الحسين على

کوفے میں اترے گھر میں مختار بن عبید کے اور بیعت کی امام حسین کی

يديه خلق كثير اكثر من اثني عشر الفا فاطلع على ذلك

مسلم کے ہاتھ پر بہت خلق نے زیادہ بارہ ہزار آدمیوں سے ف پھر اسکی خبر ہوئی

النعمان بن بشير والي الكوفة من جانب يزيد وكان

نعمان بن بشیر کو جو کوفے میں حاکم تھے یزید کی طرف سے اور تھے

صحابيا فهدد الناس على ذلك لكن اكتفى بمجرد التهديد

وہ صحابی سو دھمکایا لوگوں کو اس بیعت سے لیکن فقط دھمکی پر ٹالا

ولم يتعرض لاحد فكتب مسلم بن يزيد الحضرمي وعمارة

اور کسی کا تعرض نہ کیا ف تو لکھ بھیجا مسلم بن یزید حضرمی اور عمارہ

بن الوليد بن عقبة الى يزيد يخبرانه عن امر مسلم ومثل

بن ولید بن عقبہ نے یزید کو خبر مسلم کے حال کی اور رجوع

بیان شہادت حضرت مسلم علیہ السلام و

ف اور ایک روایت میں اٹھارہ ہزار اور ایک روایت میں تیس ہزار اور ایک روایت میں چالیس ہزار ۱۲ تحریر الشہادتین

فائدہ

أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَيْهِ وَتَغَافُلِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْهُ فَعَزَلَ

اہل کوفہ کی اسکی طرف اور غفلت کرنا نعمان بن بشیر کا سو معزول کیا

يَزِيدُ النُّعْمَانَ وَوَلَّى مَكَانَهُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ زِيَادٍ وَكَانَ وَالِيًا

یزید نے نعمان کو اور اسکی جگہ کوفے کا حاکم کیا عبید اللہ بن زیاد کو اور وہ پہلے حاکم تھا

عَلَى الْبَصْرَةِ فَتَوَجَّهَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوفَةِ

بصرے کا پھر چلا عبید اللہ بن زیاد بصرے سے کوفے کو

وَدَخَلَهَا لَيْلًا مِنْ جِهَةِ الْبَادِيَةِ فِي لِبَاسِ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَوْهَمَ

اور پہنچا وہاں رات کو جنگل کی طرف سے حجازیوں کے لباس میں اور دھوکا دیکر

أَنَّهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ

آپ کو حسین علیہ السلام بنایا سو پیشوائی کی لوگوں نے اندھیری رات میں

وَسَلَّمُوا عَلَيْهِ وَمَشَوْا بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالُوا مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ

اور سلام کیا اس کو اور چلے آگے آگے اس کے اور کہتے تھے خوب آئے آپ اے فرزند

رَسُولِ اللهِ قَدِمْتَ خَيْرَ مَقْدَمٍ فَسَكَتَ حَتَّى دَخَلَ دَارَ الْإِمَارَةِ فَلَمَّا

رسول اللہ آنا تمہارا مبارک ہو سو چپکا رہا یہاں تک کہ پہنچ گیا حاکم نشین مکان میں پھر جب

أَصْبَحَ جَمَعَ النَّاسَ وَقَرَأَ عَلَيْهِمْ مَنْشُورَ الْإِيَالَةِ وَهَدَّدَهُمْ

صبح ہوئی تو جمع کیا ابن زیاد نے لوگوں کو اور پڑھی روبرو ان کے اپنی حکومت کی سند اور بہت دھمکایا

وَحَذَّرَهُمْ عَنْ مُخَالَفَةِ يَزِيدَ وَفَرَّقَ جَمَاعَةَ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيلٍ

اور ڈرایا ان کو یزید کی مخالفت سے اور پھوٹ ڈال دی جماعت مسلم بن عقیل میں

بِالْحِيلَةِ وَالتَّدْبِيرِ وَاخْتَفَى مُسْلِمٌ فِي دَارِ هَانِئِ بْنِ عُرْوَةَ

حیلے اور تدبیر سے اور چھپ رہے مسلم گھر میں ہانی بن عروہ کے

فَأَرْسَلَ عُبَيْدُ اللهِ مُحَمَّدَ بْنَ الْأَشْعَثِ مَعَ فَوْجٍ إِلَى دَارِهِ

پھر بھیجا عبید اللہ بن زیاد نے محمد بن اشعث کو تھوڑی سی فوج کے ساتھ ہانی کے گھر پر

فَأَتَوْا بِهَانِئِ بْنِ عُرْوَةَ فَحَبَسَهُ وَحَبَسَ جَمِيعَ رُؤَسَاءِ الْكُوفَةِ

سو وہ پکڑ لائے ہانی بن عروہ کو پھر اس کو قید کیا اور قید کیا سب رئیسوں کوفے کو

عِنْدَهُ فِي الْقَصْرِ وَأَتَى الْخَبَرُ مُسْلِمًا فَنَادَى بِشِعَارِهِ فَاجْتَمَعَ

اپنے پاس ایک محل میں اور جب مسلم کو یہ خبر پہنچی تو پکارا مسلم نے اپنے گروہ کو سو جمع ہوگئے ۔

مَعَهُ أَرْبَعُونَ أَلْفًا وَأَحَاطُوا حَوْلَ الْقَصْرِ فَأَمَرَ عُبَيْدُ اللهِ

انکے ساتھ چالیس ہزار اور گھیر لیا انہوں نے اس محل کو پھر حکم کیا عبیداللہ بن زیاد نے

الْأُسَارَى مِنْ رُؤَسَاءِ الْكُوفَةِ أَنْ يُكَلِّمُوا عَشَائِرَهُمْ

قیدی رئیسوں کوفے کو تا سمجھاویں اپنے لوگوں کو

وَيَرُدُّوهُمْ عَنْ رِفَاقَةِ مُسْلِمٍ فَكَلَّمُوهُمْ فَتَفَرَّقُوا كُلُّهُمْ

اور پھیریں ان کو رفاقت سے مسلم کی چنانچہ انکے سمجھانے سے تتر بتر ہوگئے سب لوگ

وَأَمْسَى مُسْلِمٌ فِي خَمْسِ مِائَةٍ فَلَمَّا اخْتَلَطَ الظَّلَامُ ذَهَبَ

اور شام تک ساتھ رہ گئے مسلم کے فقط پانسو آدمی جب اندھیرا ہوا تو جنبیت ہولے

أُولٰئِكَ أَيْضًا وَبَقِيَ مُسْلِمٌ وَحْدَهُ فَتَرَدَّدَ فِي الطَّرِيقِ فَأَتَى

وہ بھی اور مسلم اکیلے رہ گئے تو متردد ہوئے راہ میں پھر پہنچے

مَنْزِلَ امْرَأَةٍ فَاسْتَسْقَاهَا فَسَقَتْهُ وَأَدْخَلَتْهُ فِي مَنْزِلِهَا

ایک عورت کے گھر پر گئے اس سے پانی مانگا سو اس نے پانی پلایا اور چھپا رکھا مسلم کو اپنے گھر میں

وَكَانَ ابْنُهَا مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ فَانْطَلَقَ فَأَخْبَرَ مُحَمَّدًا

اور تھا بیٹا اس عورت کا چیلہ محمد بن اشعث کا اس نے جاکر اپنے میاں کو خبر دی

وَأَخْبَرَ مُحَمَّدٌ عُبَيْدَ اللهِ فَبَعَثَ عُبَيْدُ اللهِ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ

اور اس نے عبیداللہ بن زیاد کو یہ حال کہا پھر بھیجا عبیداللہ بن زیاد نے عمرو بن حریث

صَاحِبَ الشُّرَطِ وَمُحَمَّدَ بْنَ الْأَشْعَثِ فَأَحَاطَا بِالدَّارِ فَخَرَجَ

کوفے کے کوتوال کو اور محمد بن اشعث کو سو اس نے جاکر گھیر لیا گھر کو تو نکلے

مُسْلِمٌ بِسَيْفِهِ يُقَاتِلُهُمْ فَاَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْاَشْعَثِ الْاَمَانَ

مسلم ف تلوار لیکر اور لڑنے لگے ان سے پھر دی مسلم کو محمد بن اشعث نے امان

فَجَاءَ بِهِ اِلٰی عُبَيْدِ اللّٰهِ فَضَرَبَ عُنُقَهٗ وَاُلْقِيَ جُثَّتُهٗ اِلَی النَّاسِ

اور لے گیا پاس عبید اللہ بن زیاد کے سو اس شقی نے گردن مارا مسلم مظلوم کو اور انکی لاش ڈلوا دی لوگون کے روبرو

وَصُلِّبَ هَانِیًا وَکَانَ ذٰلِكَ لِثَلٰثٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ

اور سولی دے دیا ہانی کو اور تھا یہ واقعہ تیسری تاریخ ذی الحجہ

سَنَةَ سِتِّيْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَقَتَلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ مُحَمَّدًا وَّاِبْرَاهِيْمَ

سنہ ساٹھ ہجری مین اور شہید کیا ابن زیاد نے محمد اور ابراہیم

اِبْنَيْ مُسْلِمٍ اَيْضًا مَعَهٗ وَفِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ خَرَجَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ

دونون بیٹون مسلم کو ساتھ اُن کے اور جس دن مسلم شہید ہوئے اسی دن چلے جناب امام حسین علیہ

السَّلَامُ مِنْ مَّكَّةَ اِلَی الْكُوْفَةِ وَقِيْلَ كَانَ خُرُوْجُهٗ يَوْمَ

السلام مکہ سے کوفے کی طرف ف اور بعضون نے کہا ہے کہ روانہ ہوئے آٹھوین

التَّرْوِيَةِ وَكَانَ سَبَبُ خُرُوْجِهٖ اَنَّ مُسْلِمَ بْنَ عَقِيْلٍ كَانَ

ذی الحجہ کو اور سبب روانگی کا یہ ہوا کہ مسلم بن عقیل نے تاکید

قَدْ كَتَبَ اِلَيْهِ يَلْتَمِسُ قُدُوْمَهٗ وَلَمَّا تَجَهَّزَ بِالْخُرُوْجِ مَنَعَهٗ

لکھا تھا کہ یہان تشریف لایئے ف اور جب آپ نے تیاری کی چلنے کی منع کیا انکو

عَنْ ذٰلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ وَّاَبُوْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيُّ

اس سفر سے عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر اور جابر اور ابو سعید خدری

وَاَبُوْ وَاقِدِنِ اللَّيْثِيُّ فَلَمْ يَمْتَنِعْ بِمَنْعِهِمْ وَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ اَبِيْ

اور ابو واقد لیثی نے ف سو نہ مانا امام نے اُن کے منع کو اور فرمایا کہ سنا ہے مین نے اپنے والد علی مرتضی کو

يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ كَبْشًا

کہ کہتے تھے کہ سنا ہے مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک مینڈھے کے سبب سے

يستحل به حرمة فلا اكون انا ذلك الكبش وسار مع اثنين

بے حرمتی بھی اس کی ہوئی سو کہیں میں ہی نہ ہوں وہ مینڈھا اور کوچ کیا امام نے

وثمانين نفسا من اهل بيته وشيعته ومواليه فسمع في

بیاسی آدمیوں کے ساتھ کہ وہ آپ کے گھر والے اور خادم اور غلام تھے پھر امام نے

اثناء الطريق بقتل مسلم وتفرق جماعته فقصد

راہ میں سنی شہادت مسلم کی اور پھوٹ اُن کے گروہ کی تو آپ نے

الرجوع فقال بنو عقيل والله لا نرجع حتى نصيب ثارنا

پلٹنے کا ارادہ کیا سو کہنے لگے مسلم کے بھائی کہ واللہ ہم نہیں پلٹنے کے یہاں تک کہ ہم اپنا بدلا پا دیں

او نقتل فقال الحسين عليه السلام لا خير في الحيوة بعدكم

یا مارے جاویں تب فرمایا امام حسین علیہ السلام نے کہ کچھ خوبی نہیں زندگی میں تمہارے بعد

ثم سار نحو العراق حتى اذا كان على مرحلتين من الكوفة

پھر امام چلے عراق کی طرف یہاں تک کہ جب دو منزل رہ گیا کوفہ

لقيه الحر بن يزيد الرياحي ومعه الف فارس من اصحاب

آملا امام کو حر بن یزید ریاحی اور اُس کے ساتھ ہزار سوار تھے ابن زیاد کے ساتھ والے

ابن زياد شاكي السلاح فقال للحسين عليه السلام ان عبيد الله

ہتھیار بند وکہا حر نے امام حسین علیہ السلام سے کہ مجھکو عبید اللہ

ابن زياد قد ارسلني اليك وامرني ان لا افارقك حتى اقدم

ابن زیاد نے بھیجا ہے آپ کے پاس اور مجھکو حکم دیا ہے کہ نہ چھوڑوں آپ کو یہاں تک کہ اُس کے

بك اليه وانا والله كاره فقال له الحسين عليه السلام

پاس لیجلوں اور واللہ میں مجبور ہوں تو فرمایا امام حسین علیہ السلام نے

اني لم اقدم هذا البلد حتى اتتني كتب اهله وقدمت

کہ میں نہیں اس شہر کو آیا یہاں تک کہ میرے پاس بہت سے خط آئے اور ایلچی

عَلَى رُسُلِهِمْ وَأَنْتُمْ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَإِنْ دُمْتُمْ عَلَى بَيْعَتِكُمْ

اس شہر کے پہونچے اور تم کوفے کے رہنے والے ہو سو اگر تم قائم رہو اپنی بیعت اور اقرار پر

دَخَلْتُ مِصْرَكُمْ وَإِلَّا انْصَرَفْتُ فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ وَاللّٰهِ مَا أَعْلَمُ

تو میں چلوں تمہارے شہر میں اور نہیں تو پلٹ جاؤں حر نے کہا واللہ مجھ کو خبر نہیں

هٰذِهِ الْكُتُبَ وَلَا الرُّسُلَ وَلَا يُمْكِنُنِي الرُّجُوعُ إِلَى الْكُوفَةِ

ان خطوں کی اور پیغامیوں کی اور میں پلٹ بھی نہیں سکتا کوفے کی طرف

فَلَا أُفَارِقُكَ أَوْ أَقْدَمَ بِكَ إِلَيْهِ وَطَالَ الْكَلَامُ بَيْنَهُمَا

سو میں اب نہیں چھوڑنے کا یہاں تک کہ آپ کو اسکے پاس لیجاؤں ف اور بہت سی گفتگو درمیان میں رہی ف

فَانْحَرَفَ الْحُسَيْنُ عَنْ طَرِيقِ الْكُوفَةِ وَنَزَلَ بِكَرْبَلَاءَ

تو مڑے امام حسین کوفے کی راہ سے اور کربلا میں جا کر اترے

فِي الْيَوْمِ الثَّانِي مِنَ الْمُحَرَّمِ سَنَةَ إِحْدَى وَسِتِّينَ وَلَمَّا

دوسری تاریخ محرم سنہ اکسٹھ ہجری میں اور جب

نَزَلَ بِهَا سَأَلَ عَنِ اسْمِهَا فَقِيلَ هٰذَا مَوْضِعٌ يُقَالُ لَهُ كَرْبَلَاءُ

وہاں اترے پوچھا اس جگہ کا کیا نام ہے لوگوں نے کہا اس کو کربلا کہتے ہیں

فَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ كَرْبٍ وَبَلَاءٍ فَنَزَلَ الْقَوْمُ وَحَطُّوا الْأَثْقَالَ

فرمایا یہ جگہ ہے رنج اور بلا کی پھر اترے سب لوگ اور اتار رکھے بوجھ

وَنَزَلَ الْحُرُّ وَجَيْشُهُ قُبَالَةَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَرْضَ

اور اترا یزید مع اپنے لشکر کے روبرو امام حسین علیہ السلام کے زمین

كَرْبَلَاءَ ثُمَّ كَتَبَ ابْنُ زِيَادٍ كِتَابًا إِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

کربلا پر ف پھر لکھا ابن زیاد نے ایک خط امام حسین علیہ السلام کو

يُطَالِبُهُ إِلَى بَيْعَةِ يَزِيدَ فَلَمَّا وَرَدَ الْكِتَابُ عَلَى الْحُسَيْنِ

کہ بیعت کر لیجیے یزید کی پھر جب خط پہونچا امام حسین علیہ السلام کے پاس

فَقَرَأَهُ وَأَلْقَاهُ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلرَّسُولِ مَا لَهُ عِنْدِي جَوَابٌ

اور آپ نے اسے پڑھا ہاتھ سے ڈال دیا اور فرمایا امام حسین علیہ السلام نے ایلچی سے کہ اس کا جواب میرے پاس کچھ نہیں ہے

فَرَجَعَ الرَّسُولُ إِلَى ابْنِ زِيَادٍ فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ وَجَمَعَ النَّاسَ

سو پھر گیا ایلچی ابن زیاد پاس تو یہ جواب سنکر بھڑک اٹھا غصہ ابن زیاد کا اور لوگوں جمع کیا

وَجَهَّزَ الْعَسَاكِرَ وَجَعَلَ مُقَدَّمَهَا عُمَرَ ابْنَ سَعْدٍ وَكَانَ وَالِيًا

اور فوجیں تیار کیں اور اُن کا سپہ سالار بنایا عمر ابن سعد کو اور تھا عمر بن سعد

عَلَى الرَّيِّ فَاسْتَعْفَى مِنْ خُرُوجِهِ إِلَى قِتَالِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ

ملک رے کا حاکم سو اس نے پہلوتہی کی امام کی طرف جانے سے واسطے لڑائی کے تو کہا

لَهُ ابْنُ زِيَادٍ إِمَّا أَنْ تَخْرُجَ وَإِمَّا أَنْ تَتْرُكَ وِلَايَةَ الرَّيِّ

ابن زیاد نے یا تو لڑنے کو جا یا چھوڑ دے حکومت رے کی

وَتَقْعُدَ فِي بَيْتِكَ فَاخْتَارَ وِلَايَةَ الرَّيِّ وَطَلَعَ إِلَى قِتَالِ الْحُسَيْنِ

اور بیٹھ رہ گھر میں اپنے سو اُس نے حکومت رے کی اختیار کی اور امام حسین علیہ السلام سے لڑنے کو چلا

بِالْعَسَاكِرِ فَمَا زَالَ ابْنُ زِيَادٍ يُجَهِّزُ مُقَدَّمًا وَمَعَهُ طَائِفَةٌ مِنَ

فوج لشکر لے کر سو ابن زیاد برابر بھیجتا گیا ایک ایک سردار اور اُس کے ساتھ تھوڑے

النَّاسِ إِلَى أَنِ اجْتَمَعَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ اثْنَانِ وَعِشْرُونَ

لشکر یہاں تک کہ جمع ہو گئے عمر بن سعد کے پاس بائیس

أَلْفًا مَا بَيْنَ فَارِسٍ وَرَاجِلٍ فَنَزَلُوا بِشَاطِئِ الْفُرَاتِ وَحَالُوا

ہزار سوار اور پیادے اور اُترے کنارے دریائے فرات کے اور حائل ہو گئے

بَيْنَ الْمَاءِ وَبَيْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَصْحَابِهِ وَكَانَ أَكْثَرُ

پانی میں اور امام حسین علیہ السلام کے لوگوں میں اور اکثر

مَنْ خَرَجَ مَعَهُ لِقِتَالِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُمُ الَّذِينَ كَاتَبُوا

عمر سعد کے ہمراہ امام حسین علیہ السلام لڑنے کو وہی آئے تھے جن لوگوں نے کہ آپ کو خط لکھ بھیجے تھے

وَبَايَعُوا الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا تَيَقَّنَ أَنَّ الْقَوْمَ مُقَاتِلُوهُ

اور بیعت کی تھی پھر جب امام کو یقین ہوا کہ لوگ اب لڑے ہیں گے

أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَاحْتَفَرُوا حُفَيْرَةً شَبِيهَةً بِالْخَنْدَقِ حَوْلَ الْعَسْكَرِ

حکم دیا اپنے یاروں کو تو انھوں نے کھودا ایک گڑھا بطور خندق گرد لشکر کے

وَجَعَلُوا لَهَا جِهَةً وَاحِدَةً يَكُونُ الْقِتَالُ مِنْهَا وَرَكِبَ عَسْكَرُ

اور اس کا صرف ایک دروازہ رکھا کہ اس سے لڑائیں اور سوار ہوا لشکر

ابْنِ سَعْدٍ وَاحْدَقُوا بِالْحُسَيْنِ وَزَحَفُوا وَقَتَلُوا وَلَمْ يَزَلْ

ابن سعد کا اور نرغہ کیا گرد امام حسین علیہ السلام کے اور ہجوم کر کے قتل کرنا شروع کیا

يُقْتَلُ مِنْ أَهْلِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَصْحَابِهِ وَاحِدٌ بَعْدَ

اور شہید ہونے لگے امام حسین علیہ السلام کے گھر والے اور ساتھی ایک دوسرے کے بعد

وَاحِدٍ إِلَى أَنْ قُتِلَ مِنْهُمْ مَا يُنِيفُ عَلَى خَمْسِينَ رَجُلًا فَعِنْدَ

یہاں تک کہ شہید ہوگئے انمیں زیادہ پچاس آدمیوں سے پھر تو

ذَلِكَ صَاحَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَمَا مِنْ مُغِيثٍ يُغِيثُنَا

چلا اٹھے امام حسین علیہ السلام کہ کوئی فریاد رس بھی ہے کہ اللہ کے واسطے

لِوَجْهِ اللّٰهِ أَمَا مِنْ ذَابٍّ يَذُبُّ عَنْ حَرَمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ہماری فریاد کو پہونچے کوئی ہے بچانے والا کہ بچاوے حرم رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا بِالْحُرِّ بْنِ يَزِيدَ الرِّيَاحِيِّ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ

علیہ وسلم کو سو یہ سنکر ناگہان حر بن یزید ریاحی جس کا ذکر آگے ہو چکا

قَدْ أَقْبَلَ عَلَى فَرَسِهِ إِلَيْهِ وَقَالَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ أَوَّلَ

آگے بڑھ کے آیا اپنے گھوڑے پر سوار امام حسین علیہ السلام کے پاس اور کہنے لگا اے فرزند رسول اللہ میں پہلا

مَنْ خَرَجَ عَلَيْكَ وَأَنَا الْآنَ فِي حِزْبِكَ فَمُرْنِي أَنْ أَكُونَ

نکلا تھا آپ سے لڑنے کو اور اب میں اس وقت سے آپ کے گروہ میں آگیا سو مجکو اجازت دیجیے کہ میں

مَقتولاً في نُصرتِكَ لعلّي أنالُ شفاعةَ جدِّكَ غداً ثُمَّ كَرَّ

مارا جاؤن آپ کی مدد مین شاید اس جان نثاری سے تمھارے نانا کی شفاعت قیامت مین مجکو نصیب ہو یہ کہہ کے حملہ کیا

عَلی عسکرِ عُمَرَ بنِ سعدٍ فلم یَزَل یُقاتِلُهُم حتّی قُتِلَ وَ قُتِلَ

لشکر عمر بن سعد پر پھر خوب لڑتا رہا اُس گروہ بدین سے یہانتک وہ آپ شہید ہوا اور

مَعَهُ اَخوهُ وابنُهُ ومَولاهُ اَیضاً فالتحمَ القِتالُ حتّی قُتِلَ اَصحابُ

اُس کے ساتھ اُسکا بھائی اور بیٹا اور غلام بھی شہید ہوئے پھر خوب لڑائی ہوئی یہان تک کہ مارے گئے ہمراہی

الحُسَینِ عَلَیهِ السَّلامُ بِاَسرِهِم وَوُلدُهُ واِخوَتُهُ وَبَنُو عَمِّهِ وَ

امام حسین علیہ السلام کے سب کے سب اور اون کے صاحبزادے اور بھائی اور چچیرے بھائی اور

بَقِیَ وَحدَهُ فَبارَزَ بِنَفسِهِ وَسَیفُهُ مُصلَتٌ فی یَدِهِ فَلَم یَزَل

آپ تنہا رہ گئے پھر خود مقابل آئے اور ننگی تلوار آپ کے ہاتھ مین تھی پھر خوب

یُقاتِلُ وَیَقتُلُ مَن بَرَزَ اِلَیهِ حتّی قَتَلَ مِنهُمُ الکَثیرَ فَاَثخَنَتهُ

لڑتے رہے اور جو سامنے نکلتا تھا اُس کو آپ مارتے تھے یہان تک مارا اُن مین سے بہت لوگون کو پھر چور چور کر ڈالا آنحضرت کو

الجِراحاتُ وَالسِّهامُ تَاتیهِ مِن کُلِّ جانِبٍ وَاَقبَلَ الشِّمرُ

زخمون نے اور تیر برسنے لگے چارون طرف سے اور سامنے آیا شمر

ذُو الجَوشَنِ السَّکُونیُّ فی کَتیبَتِهِ فَحالَ بَینَهُ وَبَینَ رَحلِهِ

ذوالجوشن سکونی اپنی فوج کے ساتھ سو حائل ہو گیا درمیان امام اور درمیان خیمہ

وَحَرَمِهِ فَصاحَ الحُسَینُ عَلَیهِ السَّلامُ وَیحَکُم یا شیعَةَ

اہل بیت کے پھر للکارے امام حسین علیہ السلام کہ خرابی ہو تمھاری اے گروہ

الشَّیطانِ اَنَا الَّذی اُقاتِلُکُم فَما لَکُم تَتَعَرَّضونَ لِلحَرَمِ

شیطان کے مین تمسے لڑتا ہون تمکو گھروالون سے کیا کام

١٥١ فَاِنَّ النِّساءَ لَم یُقاتِلنَکُم فَقالَ الشِّمرُ لِاَصحابِهِ کُفّوا عَنِ النِّساءِ

بی بیان کو تمسے نہین لڑتین پس یہ سنکر شمر نے اپنی لوگون سے کہا نہ جاؤ عورتون کی طرف

له سکون بالفتح نام قبیلہ ایست از یمن

نفس المہموم ص ٢٢

ف۱ [illegible]

وَاقْصُدُوا الرَّجُلَ فِي نَفْسِهِ فَمَالُوا بِالسِّهَامِ وَالرِّمَاحِ حَتّٰى

اور اسی شخص کو قصد کرو ظالم پھر پڑے امام پر تیر اور نیزے لیکر یہاں تک کہ

سَقَطَ عَلَى الْاَرْضِ شَهِيْدًا وَجَزَّ رَاْسَهُ نَصْرُ بْنُ خَرَشَةَ

گر پڑے آنحضرت زمین پر شہید ہوکر اور سر مبارک کو کاٹنے لگا نصر بن خرشہ

فَلَوْ يَقْدِرْ عَلٰى قَطْعِ رَاْسِهِ فَنَزَلَ خَوْلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ فَقَطَعَ

تو کاٹ سکا تب اور اترا خولی بن یزید تو اسنے کاٹا

رَاْسَهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَالَ الشِّمْرُ لِاَصْحَابِهِ وَيْلَكُمْ مَا تَنْتَظِرُوْنَ ف

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ کہا شمر ملعون نے اپنے ساتھیوں کو کمبختوں اب کیا راہ دیکھتے ہو

بِالرَّجُلِ وَقَدْ اَثْخَنَتْهُ الْجِرَاحَاتُ فَتَوَالَتْ عَلَيْهِ السِّهَامُ وَ

اب تو چور چور کیا ہے اس شخص کو زخموں نے پھر یہ سنتے ہی تار بندھ گیا امام حسین علیہ السلام پر تیر اور

الرِّمَاحُ حَتّٰى وَصَلَ سَهْمٌ شَقِيٌّ مِنَ الْاَشْقِيَاءِ اِلٰى حَنَكِهِ

نیزوں کا یہاں تک کہ پار ہوگیا ظالم کا تیر تالو مبارک

فَسَقَطَ عَنِ الْفَرَسِ وَضَرَبَهُ شِمْرٌ عَلٰى وَجْهِهِ فَاَدْرَكَهُ سِنَانُ

پھر گر پڑے آنحضرت گھوڑے سے اور اسی حال میں تلوار ماری شمر نامرد نے چہرۂ مبارک پھر آ پہنچا سنان

بْنُ اَنَسٍ النَّخَعِيُّ فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ وَنَزَلَ خَوْلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ

ابن انس نخعی کے نیزہ مارا ف۲ اور اترا خولی بن یزید

لِيَقْطَعَ رَاْسَهُ فَارْتَعَدَتْ يَدَاهُ فَنَزَلَ اَخُوْهُ شِبْلُ بْنُ يَزِيْدَ

سر کاٹنے کو سو کانپنے لگے اسکے ہاتھ پھر اترا اسکا بھائی شبل بن یزید

فَقَطَعَ رَاْسَهُ وَدَفَعَهُ اِلٰى اَخِيْهِ خَوْلِيّ ثُمَّ دَخَلُوْا عَلَى الْحَرَمِ

اس نے کاٹا سر مبارک کو اور حوالے کیا اپنے بھائی خولی کو بعد اس کے گھس پڑے اہل بیت کے خیمے میں

وَاَسَرُوْا اِثْنَيْ عَشَرَ غُلَامًا مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ وَمَنْ كَانَ مِنَ النِّسَاءِ

اور قید کرلیے بارہ لڑکے ف۳ بنی ہاشم سے اور جتنی بی بیاں تھیں

[illegible]

وَاَمَرَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَشِمْرٌ نَفَرًا فَرَكِبُوْا خُيُوْلَهُمْ وَاَوْطَئُوا الْحُسَيْنَ

اور حکم کیا عمر بن سعد اور شمر ذی الجوشن نے لوگون کو سو گھوڑون پر چڑھ گئے اُن سنگدلون نے روند ڈالا لاش امام حسین

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَرْسَلُوا الرَّأْسَ الْمُكَرَّمَ مَعَ بَشِيْرِ بْنِ

علیہ السلام کو ف اور بھیجا سر مبارک بشیر ابن

مَالِكٍ وَخَوْلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ اِلَى ابْنِ زِيَادٍ وَاسْتُشْهِدَ مَعَ

مالک اور خولی بن یزید کے ساتھ ابن زیاد پاس ف اور شہید ہوئے

الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ الْعَبَّاسُ وَعُثْمَانُ

امام حسین علیہ السلام کے ساتھ اہل بیت مین سے ف عباس اور عثمان

وَمُحَمَّدٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَجَعْفَرٌ بَنُوْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَالْقَاسِمُ

اور محمد اور عبد اللہ اور جعفر پانچ بیٹے حضرت علی بن ابی طالب کے اور قاسم

وَعَبْدُ اللّٰهِ وَعُمَرُ وَاَبُوْ بَكْرٍ بَنُو الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقُتِلَ مَعَهُ

اور عبد اللہ اور عمر اور ابو بکر چار بیٹے امام حسن علیہ السلام کے شہید ہوئے

اِبْنَاهُ عَلِيٌّ الْاَكْبَرُ فَاِنَّهُ قَاتَلَ بَيْنَ يَدَيْ اَبِيْهِ حَتّٰى قُتِلَ

دو بیٹے خود امام حسین علیہ السلام کے ایک تو علی اکبر کہ وہ اپنے باپ کے سامنے خوب لڑے یہان تک کہ شہید ہوئے

شَهِيْدًا وَعَبْدُ اللّٰهِ قُتِلَ صَغِيْرًا بِكَرْبَلَاءَ جَاءَهٗ سَهْمُ شَقِيٍّ

ف اور دوسرے عبد اللہ ف بچے ہی مارے گئے کربلا مین اپنے باپ کی گود مین تھے کہ ناگہان تیر آلگا ایک شقی کا

وَهُوَ فِيْ حَجْرِ اَبِيْهِ فَقَتَلَهٗ وَقُتِلَ مَعَهٗ مُحَمَّدٌ وَعَوْنٌ اِبْنَا عَبْدِ اللّٰهِ

سو شہید ہوئے اور امام حسین کے ساتھ شہید ہوئے محمد اور عون دو بیٹے عبد اللہ

ابْنِ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَجَعْفَرٌ بَنُوْ عَقِيْلِ بْنِ

ابن جعفر طیار کے اور عبد اللہ اور عبد الرحمن اور جعفر تین بیٹے عقیل بن

اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَكَانَتْ شَهَادَتُهٗ يَوْمَ

ابی طالب کے ف راضی ہو اللہ تعالی ان سب سے اور امام شہید ہوئے تاریخ

عاشوراء سنة احدى وستين من الهجرة وله يومئذ

محرم سنہ اکسٹھ ہجری میں ف۱ اور جب آپکی عمر تھی

ستة وخمسون سنة وخمسة اشهر وخمسة ايام وامر

چھپن برس اور پانچ مہینے اور پانچ دن کی ف۲ اور

الشقي ابن زياد بالرأس المكرم فدير به في سكك

ابن زیاد بدنہاد کم بخت نے سر مبارک کو پھرایا کوفے کی گلیوں میں

الكوفة ثم ارسله مع رؤس سائر الشهداء وسبايا

پھر بھیجا سر مبارک کو اور شہیدوں کے سروں کے ساتھ اور

اهل البيت الى يزيد بن معاوية مع شمر ذي الجوشن

اہل بیت کے قیدیوں کو یزید بن معاویہ پاس شمر ذی الجوشن کے ساتھ

وكان بدمشق ثم وجه ذرية الحسين عليه السلام

شہر دمشق میں پھر روانہ کیا یزید نے اہل بیت اور سر مبارک حسین علیہ السلام کو

ورأسه مع علي بن الحسين الى المدينة انا لله وانا اليه

ساتھ امام زین العابدین کے مدینے کی طرف ف۳ ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور سب کو اسکی طرف

راجعون واما اخبار النبي صلى الله عليه واله وسلم

پھر جانا پر خبر دینا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

بهذه الواقعة الهائلة من جهة الوحي بواسطة جبرئيل

اس واقعہ ہولناک کی بواسطہ وحی لانے جبرئیل

وغيره من الملائكة فمشهور متواتر من ذلك ما اخرجه

وغیرہ فرشتوں کے مشہور اور متواتر ہے ازانجملہ وہ حدیث ہے کہ روایت کی

ابن سعد والطبراني عن عائشة رضي الله عنها ان النبي

ابن سعد نے اور طبرانی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ پیغمبر خدا

صلى الله عليه وسلم قال أخبرني جبرئيل أن ابني الحسين يقتل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو خبر دی جبرئیل ع نے کہ میرا بیٹا حسین مارا جائیگا

بعدي بأرض الطف وجاءني بهذه التربة فأخبرني أنها

میرے بعد زمین طف میں ف اور میرے پاس یہ مٹی لائے جبرئیل اور مجھے کہا کہ یہی اُن کے

مضجعه ومنه ما أخرجه أبو داؤد والحاكم عن أم الفضل

لیٹنے کی جگہ ہے ف۲ اور از انجملہ وہ حدیث ہے کہ روایت کی ابو داؤد نے اور حاکم نے ام فضل

بنت الحارث أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال أتاني

بنت حارث سے ف۳ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس آئے

جبرئيل فأخبرني أن أمتي ستقتل ابني هذا يعني الحسين ع

جبرئیل علیہ السلام پھر مجھے خبر دی کہ میری امت قتل کرے میرے اس بیٹے کو یعنی امام حسین علیہ السلام کو

وأتاني بتربة من تربته حمراء وأخرج أحمد أن النبي صلى الله

اور مجھ دی تھوڑی سی مٹی سرخ اُس زمین کی ف۴ اور روایت کی امام احمد بن حنبل نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ

عليه وآله وسلم قال لقد دخل علي البيت ملك لم يدخل

علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک میرے گھر میں آیا ایک فرشتہ کہ کبھی میرے پاس نہ آیا تھا

علي قبلها فقال لي إن ابنك هذا يعني حسينا مقتول وإن

اس کے پہلے سو کہا مجھے کہ آپ کا یہ بیٹا یعنی حسین علیہ السلام مارا جائے گا اور آپ

شئت أريتك من تربة الأرض التي يقتل بها فأخرج تربة

چاہیں تو دکھا دوں آپ کو اُس زمین کی مٹی جہاں یہ مارا جائے گا پھر نکالی تھوڑی سی مٹی

حمراء وأخرج البغوي في معجمه من حديث أنس رضي الله تعالى

سرخ اور روایت کی امام محی السنۃ بغوی نے اپنی معجم میں ف۵ حضرت انس رضی اللہ تعالی

عنه قال استأذن ملك المطر ربه أن يزور النبي صلى الله

عنہ کی حدیثوں میں کہ کہا انس نے اذن مانگا مینہ کے موکل فرشتے نے اپنے پروردگار سے اس بات کا کہ زیارت کرے رسول خدا صلی اللہ

علیہ

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَهٗ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

علیہ و آلہ وسلم کو سو اُس کو اجازت ہوئی اور اُس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ اِحْفَظِيْ عَلَيْنَا الْبَابَ

حضرت ام سلمہؓ کے گھر میں تھے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اے ام سلمہ دروازے سے خبردار رہو

لَا يَدْخُلْ اَحَدٌ فَبَيْنَا هِيَ عَلَى الْبَابِ اِذْ دَخَلَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ

کوئی آنے نہ پاوے پھر اسی اثنا میں کہ دروازے پر نگہبان تھیں یکایک اگر امام حسین علیہ

السَّلَامُ فَاقْتَحَمَ فَوَثَبَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

السلام بزور اندر چلے گئے پھر کودنے لگے رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ

وَسَلَّمَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَلْثِمُهٗ

وسلم سو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اُن کو گود میں لے کے

وَيُقَبِّلُهٗ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ اَتُحِبُّهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهٗ

چومنے لگے تب کہا آنحضرت سے فرشتے نے آپ اُن کو پیار کرتے ہیں فرمایا ہاں فرشتے نے کہا آپکی امت عنقریب ان کو مار ڈالے گی

وَاِنْ شِئْتَ اُرِيْكَ الْمَكَانَ الَّذِيْ يُقْتَلُ بِهٖ فَاَرَاهُ فَجَاءَ بِسَهْلَةٍ

اور آپ چاہیں تو آپ کو وہ مکان دکھا دوں جہاں یہ مارے جاوینگے سو آپ کو لا کے دکھائی دردری بالو

اَوْ تُرَابٍ اَحْمَرَ فَاَخَذَتْهُ اُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَتْهُ فِيْ ثَوْبِهَا قَالَ ثَابِتٌ

یا مٹی سرخ پھر اس بالو کو حضرت ام سلمہؓ نے اپنے کپڑے میں لے لیا ثابت نے کہا ہم

كُنَّا نَقُوْلُ اِنَّهَا كَرْبَلَاءُ وَاَخْرَجَهُ اَيْضًا اَبُوْ حَاتِمٍ فِيْ صَحِيْحِهٖ فِيْ رِوَايَةِ

کہا کرتے تھے کہ وہ زمین کربلا ہے اور اسکو روایت کیا ہے ابو حاتم نے اپنے صحیح میں اور امام

ابْنِ اَحْمَدَ فِيْ زِيَادَةِ الْمُسْنَدِ قَالَ تُرَابًا وَلِيْ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ اَحْمَرَ وَاَخْرَجَ

احمد کے بیٹے نے کتاب زیادۃ المسند میں یوں روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے پھر مجھے ایک مٹی بھر مٹی سرخ اور روایت کی

الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى

حاکم اور بیہقی نے ام الفضل بیٹی حارث کی کہ میں گئی پاس

رسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَوْمًا بِالْحُسَیْنِ فَوَضَعْتُہُ

جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک دن حسین علیہ السلام کو لیکر سو رہے دیا مین نے

فِیْ حِجْرِہٖ ثُمَّ حَانَتْ مِنِّی الْتِفَاتَۃٌ فَاِذَا عَیْنَا رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ

حسین کو حضرت کی گود مین پھر جو مین دیکھون تو رسول خدا صلی اللہ

عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ تُھْرِیْقَانِ مِنَ الدُّمُوْعِ فَقَالَ اَتَانِیْ جِبْرَائِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ

علیہ وآلہ وسلم کی آنکھون سے آنسو بہتے ہین پھر فرمایا حضرت نے کو مجھکو جبرئیل نے خبر دی ہے

اَنَّ اُمَّتِیْ تَقْتُلُ اِبْنِیْ ھٰذَا وَاَتَانِیْ بِتُرْبَۃٍ مِنْ تُرْبَتِہٖ حَمْرَآءَ وَاَخْرَجَ

کہ میری امت شہید کریگی اس میرے بیٹے کو اور دی ہے مجھکو جبرئیل نے اس کے مقتل کی مٹی سرخ اور روایت کی اسحٰق

اِبْنُ رَاھْوَیْہٖ وَالْبَیْہَقِیُّ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ

ابن راہویہ اور بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ

عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اضْطَجَعَ ذَاتَ یَوْمٍ فَاسْتَیْقَظَ وَھُوَ خَاثِرٌ وَفِیْ یَدِہٖ

علیہ وآلہ وسلم کروٹ سے سوتے تھے ایک دن سو جاگ پڑے اور آپ غمگین تھے اور آپکے ہاتھ مین

تُرْبَۃٌ حَمْرَآءُ یُقَلِّبُھَا قُلْتُ مَا ھٰذِہِ التُّرْبَۃُ یَا رَسُوْلَ اللہِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ

سرخ مٹی تھی کہ اس کو الٹتے پلٹتے تھے مین نے پوچھا یہ کیا مٹی ہے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ خبر دی مجھکو

جِبْرَئِیْلُ اَنَّ ھٰذَا یَعْنِی الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ بِاَرْضِ الْعِرَاقِ وَھٰذِہٖ تُرْبَتُھَا

جبرئیل نے کہ حسین مارا جائیگا عراق کی زمین پر اور یہ مٹی وہین کی ہے

وَاَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اسْتَاْذَنَ مَلَکُ الْمَطَرِ رَبَّہٗ

اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے انس سے کہ کہا اجازت مانگی فرشتہ مینھ برسانے والے نے

اَنْ یَّاْتِیَ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَہٗ فَدَخَلَ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے کو اجازت ہوئی پھر آئے

الْحُسَیْنُ فَجَعَلَ یَقَعُ عَلٰی مَنْکِبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

حسین علیہ السلام تو جھونے لگے مونڈھے پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

ف یہ حدیثین خصائص کبریٰ کی فضائل ... کلام مین شیخون مین ... نظر ... دیکھون ... آنکھون سے آنسو بہتے ہین ... استشہاد مین

فقال الملك تحبه قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم نعم قال

سو پوچھا اس فرشتے نے کہ اس لڑکے کو پیار کرتے ہو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاں اس نے کہا

فان امتك تقتله وان شئت اريتك المكان الذي يقتل فيه

آپ کی امت اس کو قتل کریگی تو اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو دکھلا دوں مکان جہاں یہ مارا جائے گا

فضرب بيده فاراه ترابا احمر فاخذته ام سلمة فصرته

پھر اس نے اپنا ہاتھ مارا اور حضرت کو مٹی سرخ دکھلائی پھر لے لیا مٹی کو حضرت ام سلمہ نے اپنے کپڑے میں باندھ لی

في ثوبها فكنا نسمع انه يقتل بكربلاء واخرج ابو نعيم عن ام سلمة

باندھ رکھی اس نے کہا ہم سنا کرتے تھے کہ حسین شہید ہوں گے کربلا میں اور روایت کی ابو نعیم نے کہ حضرت ام سلمہ نے

قالت كان الحسن والحسين يلعبان في بيتي فنزل جبرئيل فقال

کہا کہ حسن اور حسین میرے گھر میں کھیلتے تھے اور اترے تھے جبرئیل علیہ السلام سو کہنے لگے

يا محمد ان امتك تقتل ابنك هذا من بعدك واومى الى الحسين

یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی امت شہید کریگی اس بیٹے کو آپ کے بعد اور اشارہ کیا طرف حسین علیہ السلام کی

واتاه بتربة فشمها ثم قال ريح كرب وبلاء وقال يا ام سلمة

اور وہ آپ کو تھوڑی مٹی سو حضرت نے اس کو سونگھا پھر فرمایا اس میں بو آتی ہے رنج اور بلا کی اور فرمایا اے ام سلمہ

اذا تحولت هذه التربة دما فاعلمي ان ابني قد قتل فجعلتها في

جب ہو جاوے یہ مٹی خون تو جانیو میرا بیٹا شہید ہوا پھر میں نے اس مٹی کو

قارورة واخرج ابن عساكر عن محمد بن عمر بن حسن قال كنا مع

شیشے میں بند کر رکھا اور روایت کی ابن عساکر نے امام حسن کے پوتے محمد سے انھوں نے ہم تھے ساتھ

الحسين بنهري كربلاء فنظر الى الشمر ذي الجوشن فقال صدق

امام حسین کے کربلا کی دو نہروں پر پھر دیکھا امام نے شمر ذی الجوشن کو سو فرمایا سچا ہے

الله ورسوله قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كاني انظر

اللہ اور اس کا رسول فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ گویا میں دیکھتا ہوں

۲۹

سر الشہادتین

كُلَّ بُقْعَةٍ يَبْلُغُ فِي أَهْلِ بَيْتِي وَكَانَ شِمْرٌ أَبْرَصَ وَأَخْرَجَ ابْنُ السَّكَنِ

ہر ایک کنارے تک پہنچے گا میرے اہل بیت کے خون میں اور تھا شمر ذی الجوشن کوڑھی ف۱ اور روایت کی ابن سکن

وَالْبَغَوِيُّ فِي الصَّحَابَةِ وَأَبُو نُعَيْمٍ مِنْ طَرِيقِ سُحَيْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ

اور بغوی نے کتاب الصحابہ میں اور ابو نعیم نے سحیم سے کہ انس بن

الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

حارث نے کہا کہ میں نے سنا جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے

إِنَّ ابْنِي هٰذَا يُقْتَلُ بِأَرْضٍ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَاءُ فَمَنْ شَهِدَ ذٰلِكَ

کہ یہ بیٹا میرا ف۲ مارا جائے گا اس زمین میں جس کا نام کربلا ہے سو جو شخص کہ تم لوگوں میں سے زمانہ موجود ہو

مِنْكُمْ فَلْيَنْصُرْهُ فَخَرَجَ أَنَسُ بْنُ الْحَارِثِ كَرْبَلَاءَ فَقُتِلَ بِهَا مَعَ الْحُسَيْنِ

اسکی مددگاری کرے سو گئے انس بن حارث کربلا کو اور شہید ہوئے امام حسینؑ کے ساتھ ف۳

وَأَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ الْحُسَيْنَ دَخَلَ

اور روایت کی بیہقی نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے کہ حسین علیہ السلام آئے پاس

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ جِبْرَئِيلُ فِي مَشْرَبَةِ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور آپ کے پاس جبرئیل تھے حضرت

عَائِشَةَ فَقَالَ لَهُ جِبْرَئِيلُ سَتَقْتُلُهُ أُمَّتُكَ وَإِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ

عائشہ کے بالاخانے پر سو کہا جبرئیل نے قریب شہید کرے گی اس کو آپکی امت اور آپ چاہیں تو میں بتا دوں آپ کو

بِالْأَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ فِيهَا وَأَشَارَ جِبْرَئِيلُ بِيَدِهِ إِلَى الطَّفِّ بِالْعِرَاقِ

وہ زمین جس میں یہ شہید ہوگا اور جبرئیل نے ہاتھ سے اشارہ کیا طرف جنگل میدان عراق کی ف۴

فَأَخَذَ تُرْبَةً حَمْرَاءَ فَأَرَاهُ إِيَّاهَا وَأَخْرَجَهُ مِنْ طَرِيقٍ آخَرَ عَنْ

پھر لیکر وہاں کی سرخ مٹی دکھلائی حضرت کو اور بیہقی نے یہ حدیث

أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ مَوْصُولًا وَأَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ

ابی سلمہ سے انہوں نے عائشہ سے موصول بھی روایت کی ہے ف۵ اور روایت کی بیہقی نے شعبی سے کہا اس نے عبد اللہ

إنّ ابن عمر قدم المدينة فأخبر أنّ الحسين قد توجه إلى العراق

ابن عمر آئے مدینے میں پھر خبر پائی کہ جناب امام حسین علیہ السلام جاتے ہیں عراق کی طرف

فلحقه في مسيرة ليلتين من الربذة فقال له إنّ الله تعالى خيّر

سو جا لئے عبد اللہ بن عمر امام سے اس مقام میں جہان سے ربذہ دو منزل تھا پھر کہا عبد اللہ بن عمر نے امام سے کہ اللہ تعالے نے

نبيّه بين الدنيا والآخرة فاختار الآخرة ولم يرد الدنيا وإنكم

اپنے پیغمبر کو اختیار دیا تھا دنیا اور آخرت میں سو اختیار کیا حضرت نے آخرت کو اور نہ چاہا دنیا کو تم حضرت کے

بضعة منه والله لا يليها أحد منكم أبدا وما صرفها الله تعالى

جگر پارہ ہو واللہ نہ ملیگی دنیا کسی کو تم میں سے کبھی اور جدا جو کی ہے حکومت دنیا کی اللہ تعالی نے

عنكم إلا للذي هو خير لكم فارجعوا فأبى فاعتنقه ابن عمر

تم سے تو اسمیں کچھ بہتری چاہی ہو تمہارے واسطے سو لوٹ جاؤ ف پھر امام نے پلٹنے کا ارادہ نہ کیا تب امام سے گلے ملے عبد اللہ بن عمر

وقال أستودعك الله تعالى من قتيل وأخرج الحاكم عن ابن

اور کہا امام کو سپرد کرتا ہوں اللہ تعالی کے اسے شہید ہونیوالے ف اور روایت کی حاکم نے عبد اللہ بن

عباس قال ما كنا نشك وأهل البيت متوافرون أن الحسين يقتل

عباس سے کہا کہ ہم کو شک نہ تھا اور اہل بیت بکثرت تھے اسمیں کہ حسین شہید ہونگے

بالطف وأخرج أبو نعيم عن يحيى الحضرمي أنه سافر مع علي إلى

کربلا میں اور روایت کی ابو نعیم نے یحیی حضرمی سے کہا یحیی نے کہ میں نے سفر کیا حضرت علی کے ساتھ

صفين فلما حاذى نينوى نادى صبرا أبا عبد الله بشط

صفین کی طرف پھر جب برابر ہوئے نینوا کے تو حضرت امیر علیہ السلام نے پکار کر کہا کہ صبر کیجیوے ابا عبد اللہ کنارے

الفرات قلت ماذا قال إن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال

فرات کے میں نے عرض کیا آپ نے کیا فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

حدثني جبرئيل أنّ الحسين يقتل بشط الفرات وأراني قبضة

کہ کہا مجھ کو جبرئیل نے کہ حسین شہید ہوگا کنارے پر فرات کے اور دکھلائی مجھ کو مٹی بھر

مِنْ تُرْبَتِهٖ وَاَخْرَجَ اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ اَصْبَغَ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ اَتَيْنَا مَعَ عَلِيٍّ

مٹی دہان کی اور روایت کی ابونعیم نے اصبغ بن بناتہ سے کہا کہ ہم آتے تھے حضرت علی

عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى مَوْضِعِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ هٰهُنَا مَنَاخُ رِكَابِهِمْ

علیہ السلام کے ساتھ قبر گاہ حسین علیہ السلام پر سو کہا جناب امیر نے کہ یہ شہیدوں کے اونٹ بندھنے کا

وَمَوْضِعُ رِحَالِهِمْ وَمُهْرَاقُ دِمَائِهِمْ فِتْيَةٌ مِّنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ يُقْتَلُوْنَ

مقام ہے اور یہ کجاوے رکھنے کی جگہ ہے اور یہ اُن کے خون بہنے کا مقام ہے کتنے جوان محمد کے اہلبیت اس میدان میں مارے جاوینگے

بِهٰذِهِ الْعَرْصَةِ تَبْكِيْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ وَاَخْرَجَ الْحَاكِمُ وَصَحَّحَهٗ

جن پر رووینگے آسمان اور زمین اور روایت صحیح کی حاکم نے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ وحی بھیجی اللہ تعالی نے

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَتَلْتُ بِيَحْيَى ابْنِ زَكَرِيَّا سَبْعِيْنَ

حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے مارے یحیی ابن زکریا عوض ستر

اَلْفًا وَاِنِّيْ قَاتِلٌ بِابْنِ بِنْتِكَ سَبْعِيْنَ اَلْفًا وَسَبْعِيْنَ اَلْفًا وَاَخْرَجَ

ہزار ف ۱ اور مجھکو مارنے تیرے نواسے کے عوض ستر ہزار اور ستر ہزار ف ۲ اور روایت کی

اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ

احمد اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ اُنھوں نے کہا

رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ

دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں ایک دن دو

النَّهَارِ اَشْعَثَ اَغْبَرَ بِيَدِهٖ قَارُوْرَةٌ فِيْهَا دَمٌ فَقُلْتُ مَا هٰذِهٖ

پہر کو بال بکھرے ہوئے گرد آلودہ آپ کے ہاتھ میں شیشہ ہے اسمین خون بھرا ہے میں نے کہا کہ یہ کیا ہے

قَالَ دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْمِ فَاُحْصِيَ

حضرت نے فرمایا کہ یہ خون حسین اور ان کے ساتھیوں کا ہے میں اٹھاتا ہوں اسکو آج صبح سے ابن عباس کہتے ہیں

ف

ذٰلِكَ الْوَقْتَ فَوَجَدْتُ قَدْ قُتِلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَاَخْرَجَ الْحَاكِمُ

کہ یاد رکھا مین نے اُس وقت کو پھر خبر ہوئی مجکو کہ حسین شہید ہوئے اُسی دن ف اور روایت کی حاکم

وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

اور بیہقی نے ام سلمہؓ سے کہا انھون نے کہ مین نے دیکھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ وَعَلٰى رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُوْلَ

وسلم کو خواب مین کہ آپ کا سر اور ڈاڑھی خاک آلودہ ہے مین نے کہا کہ یہ کیا حال ہے یا رسول

اللهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا وَاَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ

اللہ حضرت نے فرمایا کہ مین گیا تھا مقتل حسین پر ابھی ف اور روایت کی بیہقی اور ابونعیم نے

عَنْ نُصْرَةَ الْاَزْدِيَّةِ قَالَتْ لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ مَطَرَتِ السَّمَاءُ وَمَا فَاَصْبَحْنَا

بصرہ ازدیہ سے کہا جب شہید ہوئے حسین علیہ السلام تو برسا آسمان سے خون پھر جب صبح کی ہم نے

وَحِبَابُنَا وَجِرَارُنَا وَكُلُّ شَيْءٍ لَّنَا مَلْاٰنُ دَمًا وَاَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ

تو ہمارے مٹکے اور گھڑے اور تمام برتن ہمارے لبالب بھرے خون سے اور روایت کی بیہقی اور ابونعیم نے

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ يَوْمَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ لَمْ يُقْلَبْ حَجَرٌ مِنْ

زہری سے کہا زہری نے مجکو خبر ہوئی ہے کہ جس دن شہید ہوئے حسین جو پتھر کہ اٹھایا

اَحْجَارِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَهٗ دَمٌ عَبِيْطٌ وَاَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ

جاتا تھا بیت المقدس مین اُس کے تلے نکلا تھا خون تازہ سرخ اور روایت کی بیہقی نے

عَنْ اُمِّ حِبَّانَ قَالَتْ يَوْمَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ ظُلِمَتْ عَلَيْنَا ثَلَاثًا وَلَمْ يَمَسَّ

ام حبان سے کہا جس دن شہید ہوئے حسین علیہ السلام اندھیرا رہا ہم پر تین دن اور کسی

مِنَّا اَحَدٌ مِنْ زَعْفَرَانِهِمْ شَيْئًا يَجْعَلُهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ اِلَّا احْتَرَقَ وَ

جسنے زعفران سے کچھ ملا اس کا منہ جل گیا اور

لَمْ يُقْلَبْ حَجَرٌ بَيْتِ الْمَقْدِسِ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَهٗ دَمٌ عَبِيْطٌ وَاَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ

جو اٹھایا پتھر بیت المقدس کا نکلا اُس کے نیچے خون تازہ سرخ ف اور روایت کی بیہقی نے

عن جميل بن مرة قال اصابوا ابلاً في عسكر الحسين يوم قتل فنحروها

جمیل ابن مرہ سے کہا کہ پکڑے گئے یزید کے لشکر دالی کئی اونٹ لشکر حسین سے جس دن شہید ہوئے حسین اور ذبح کیا انکو

وطبخوها فصارت مثل العلقم فما استطاعوا ان يسيغوا منها شيئا

اور پکایا سو وہ ایسی کڑوے ہوئی جیسے اندرائن کا پھل پھر اُن کو کوئی نہ کھا سکا

واخرج البيهقي وابو نعيم عن سفيان قال حدثتني جدتي قالت

اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے سفیان سے کہا یوں نقل کیا مجھسے میری دادی نے

لقد رايت الورس عاد رمادا ولقد رايت اللحم كان فيه النار

کہ دیکھا میں نے ورس کو کہ ہوگئی راکھ ف اور دیکھا میں نے گوشت جیسے اُس میں آگ بھری ہے

حين قتل الحسين واخرج البيهقي عن علي بن مسهر قال حدثتني

جبدن شہید ہوئے حسین اور روایت کی بیہقی نے علی بن مسہر سے کہا اُس نے سنا میں نے

جدتي قالت كنت ايام قتل الحسين جارية شابة فكانت السماء

اپنی دادی سے کہا کہ تھی میں جب شہید ہوئے تھے حسین لڑکی نوجوان سو چند روز آسمان

اياما تبكي له واخرج ابو نعيم من طريق سفيان عن جدته قالت

رویا کیا امام پر ف اور روایت کی ابو نعیم نے کہ سنا سفیان نے اپنی دادی سے کہ اُس نے کہا

شهد رجلان قتل الحسين فاما احدهما فطال ذكره حتى كان

دو آدمی جو قتل حسین میں شریک تھے سو ایک اتنا بڑھ گیا تھا کہ آلۂ تناسل کو اپنی کمر سے

يلفه واما الاخر فكان يستقبل الراوية بفيه حتى ياتي على اخرها

باندھ لیتا تھا ف اور دوسرے کو اتنی پیاس تھی کہ پی جاتا تھا ساری پکھال کی پکھال اور پیاس نہ بجھتی تھی

فمما روى واخرج ابو نعيم عن حبيب بن ثابت قال سمعت الجنة

ف اور روایت کی ابو نعیم نے حبیب ابن ثابت سے کہا اُس نے کہ میں نے سنا جنوں کو کہ

تنوح على الحسين وهي تقول شعر مسح النبي جبينه ∴ فله

روتے تھے حسین پر یہ پڑھ کر شعر اس جبین کو نبی نے چوما تھا ∴ بھی

بَرِيقٌ فِي الْخُدُودِ ۞ أَبَوَاهُ فِي عُلْيَا قُرَيْشٍ ۞ وَجَدُّهُ خَيْرُ الْجُدُودِ ۞
چمک گیا ہے اسکے چہرے پر ۞ اُسکے ماں باپ تھے قریش کی جان ۞ اسکا نانا جہان سے بہتر

وَأَخْرَجَ أَبُو نُعَيْمٍ مِنْ طَرِيقِ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا سَمِعْتُ
اور روایت کی ابو نعیم نے طریق حبیب بن ثابت سے کہ حضرت ام سلمہؓ نے کہا میں نے نہیں سنا

نَوْحَ الْجِنِّ مُنْذُ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَّا اللَّيْلَةَ وَمَا أُرَى
رونا جنوں کا جب سے انتقال ہوا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مگر آج کی رات تو میں نے جانا

ابْنِي إِلَّا قَدْ قُتِلَ يَعْنِي الْحُسَيْنَ فَقَالَتْ لِجَارِيَتِهَا اخْرُجِي فَاسْأَلِي
کہ میرا بیٹا حسین شہید ہوا پھر کہا حضرت ام سلمہؓ نے اپنی لونڈی سے تو گھر سے نکل کر پوچھ تو

فَأَخْبَرَتْ أَنَّهُ قَدْ قُتِلَ وَإِذَا الْجِنَّةُ تَنُوحُ شِعْرٌ أَلَا يَا عَيْنُ فَانْهَمِلِي
پھر معلوم ہوا کہ حسین شہید ہوئے اور جن یہ کہکر رونے لگے شعر ہو سکے جتنا روئے تو اے

بِجُهْدٍ ۞ وَمَنْ يَبْكِي عَلَى الشُّهَدَاءِ بَعْدِي ۞ عَلَى رَهْطٍ تَقُودُهُمُ
چشم ۞ کون روئے گا پھر شہیدوں کو ۞ پاس ظالم کے کھینچی

الْمَنَايَا إِلَى مُتَجَبِّرٍ فِي مُلْكِ عَهْدِي ۞ وَأَخْرَجَ أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ مَزِيدَةَ
لائی تو ۞ موت اے وا ہے ان عزیزوں کو ۞ اور روایت کی ابو نعیم نے مزیدہ

بْنِ جَابِرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ الْجِنَّ تَنُوحُ عَلَى الْحُسَيْنِ
بن جابر حضرمی سے اس نے اپنی ماں سے کہ اس نے کہا سنا میں نے جنوں کو روتے حسین علیہ السلام پر

وَهِيَ تَقُولُ شِعْرٌ أَنْعِي حُسَيْنًا هَبِلًا ۞ كَانَ حُسَيْنًا جَبَلًا ۞
اور وہ کہتے تھے شعر ہوئے شہید شاہ دین حسین بدیدہ تر ۞ حسین کوہ رضا اور حسین اختر تھے

وَأَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَنَا وَاللهِ رَأَيْتُ رَأْسَ
اور روایت کی ابن عساکر نے منہال ۞ بن عمرو سے کہا کہ میں نے واللہ دیکھا سر مبارک

الْحُسَيْنِ حِينَ حُمِلَ وَأَنَا بِدِمَشْقَ وَبَيْنَ يَدَيِ الرَّأْسِ رَجُلٌ يَقْرَأُ
حسین علیہ السلام کو جو اس کو لے جاتے تھے نیزہ پر اور میں شہر دمشق میں تھا اور آگے سر مبارک کے ایک شخص پڑھتا جاتا تھا

سورۃ الکہف حتی بلغ قولہ تعالی ام حسبت ان اصحاب الکہف

سورہ کہف جب اس آیت پر پہونچا کہ کیا تو نے جانا کہ اصحاب کہف

والرقیم کانوا من آیاتنا عجبا فانطلق اللہ الرأس بلسان ذرب فقال

اور رقیم ہماری نشانیوں قدرت سے انوکھے تھے تو گویا کر دیا اللہ نے سر مبارک کو زبان فصیح پھر کہا سر مبارک نے

اعجب من اصحاب الکہف قتلی وحملی واخرج ابو نعیم

کہ عجب تر ہے اصحاب کہف کے قصے سے قصہ قتل میرے کا اور اٹھائے لیئے پھرنا اور روایت کی ابو نعیم نے

من طریق ابن لہیعۃ عن ابی قنبل قال لما قتل الحسین احتزوا

طریق سے ابن لہیعہ کے اس نے ابن قنبل سے کہا کہ جب شہید ہوئے حسین اور سر مبارک کو

رأسہ وقعدوا فی اول مرحلۃ یشربون النبیذ فخرج علیہم

کاٹ کر شام کیطرف روانہ ہوئے اور پہلی منزل میں بیٹھے پیتے تھے خرمے کا شیرہ کہ آخر نمودار ہوا غیب سے

قلم من حدید فکتب سطرا بدم شعر

ایک آہنی قلم اس نے لکھا خون سے شعر

اترجو امۃ قتلت حسینا : شفاعۃ جدہ یوم الحساب

حسین کے قاتل کیا فردائے قیامت میں : امید بھی رکھتے ہیں نانا کی شفاعت کی

تمت

فائدہ جب یزید پلید قتل امام حسینؑ اور ہتک حرمت اہل بیت نبوی سے فارغ ہوا تو اُس غرور سے اُسکی شقاوت اور قساوت اور زیادہ ہوئی چنانچہ زنا اور لواطت اور بھائی بہن سے بیاہ اور سود وغیرہ منہیات شرعیہ کو اُس ذات نے عہد مین علانیہ رواج دیا اور مسلم بن عقبہ کو بارہ ہزار یا بیس ہزار آدمیون کے ساتھ واسطے تاخت وتاراج مدینہ منورہ کی بھیجا تین دن تک اُس شہر مطہرہ کے رہنے والے قتل اور لوٹ مین گرفتار رہے اور سات سو صحابی قریشی صاحب وجاہت اور عوام الناس اور لڑکے ملاکے دس ہزار آدمی سے زیادہ شہید کیے اور لڑکون کو بندی کر لیا اور عورتون کو لشکر والون پر مباح کر دیا اور ام المومنین حضرت اُمّ سلمہ کا گھر لوٹ لیا اور مسجد نبوی کے ستونون مین گھوڑے باندھے چنانچہ گھوڑون نے منبر اور قبر شریف کے درمیان کا مکان پیشاب اور لید سے نجس کیا اور تین دن تک مسجد شریف مین لوگ نماز سے مشرف نہوئے فقط سعید ابن مسیب دیوانے بنکر وہان حاضر رہے اور کیا کیا کچھ اعمال قبیح کہ اُس مسجد مقدس اور شہر مطہرہ مین یزید والون نے نہین کیے کہ زبان قلم کی اُسکی تفصیل سے عاجز ہے اور منجنیق سے کعبہ معظمہ کو سنگسار کیا صحن حرم محترم کا پتھرون سے بھر گیا اور ستون مسجد الحرام کے ٹوٹ گئے اور لباس خانہ کعبہ کو جلا دیا اور کعبے کے دروازے کے پردے کو آتش ... کے تنور مین جلا دیا کتنے دن بیت اللہ بے لباس اور وہان کے رہنے والے نہایت ایذا اور حسرت اس مین رہے بالجملہ وہ بدبخت تین برس اور سات مہینے تخت حکومت پر سلطنت کرکے پندرھوین ربیع الاول سنہ ۶۴ چونسٹھ ہجری مین جسدن اُس پلید کے حکم سے کعبے کی بیحرمتی ہوئی اسی دن شہر حمص مین شام کے شہرون مین سے انتالیس ۳۹ برس کی عمر مین واصل جہنم ہوا **فائدہ** جب مختار ابن ابی عبید ثقفی عبد الملک کی سلطنت مین کوفے پر غالب ہوا پہلے اپنے خواص خاص کو عمرو بن سعد کے بلانے کو بھیجا ابن سعد کا بیٹا حفص نامی حاضر ہوا مختار نے پوچھا کہ تیرا باپ کہان ہے اُس نے کہا کہ خانہ نشین ہے مختار نے کہا کہ اب کیون حکومت رے سے دست بردار ہو کے گھر مین بیٹھا امام حسینؑ کے قتل کے دن کیون خانہ نشینی نہ اختیار کی بعد اُس کے حکم دیا کہ عمرو بن سعد اور اُس کے بیٹے اور شمر کی گردن مارین اور اُن کے سرون کو حضرت محمد بن حنفیہ پاس بھیجدیا پھر حکم عام دیا کہ جو کوئی معرکۂ کربلا مین شریک عمرو بن سعد کا تھا اُس کو جہان پاؤ مار ڈالو یہ حکم سنکے سب کوفے والے بصری کو بھاگے اور لشکر مختار نے اُن کا تعاقب کیا جس کو

پایا مار ڈالا اور اس کی لاش کو جلا دیا اور اُس کا گھر لوٹ لیا جب خولی بن یزید کو قید کر کے مختار پاس لائے اُس نے پہلے اُس کے چارون ہاتھ پیر کاٹ ڈالے پھر اُس کو سولی پر چڑھایا اُس کے بدن کو آگ مین جلا دیا اسی طرح سے ہر ایک لشکر ابن سعد کو طرح طرح کے عذاب سے مارا صواعق محرقہ مین لکھا ہے مختار نے چھ ہزار کوفے والون کو جو شریک امام حسین کے قتل مین تھے طرح طرح سے عذاب کر کے مارا **فائدہ** جب مختار بن سعد اور شمر اور خولی بن یزید اور اُن کے ہمراہیون کو قتل کر چکا عبید اللہ بن زیاد کی لشکر مین ہُوا اور ابن زیاد اُن دنون موصل مین جا رہا تھا اور اُس کے ساتھ تیس ہزار سوار اور پیادے تھے چنانچہ ابراہیم بن مالک اشتر کو فوج ہمراہ کر کے ابن زیاد کے مقابلے کو بھیجا جب ابراہیم سرحد موصل مین پہونچا ابن زیاد نے دریا کنارے پندرہ کوس پر موصل سے اس سے مقابلہ کیا صبح سے شام تک خوب لڑائی ہوئی قریب شام کے ابراہیم کی فوج نے لشکر ابن زیاد کو شکست دی جب زیاد کے ہمراہی بھاگے ابراہیم نے حکم کیا کہ جس کسیکو فوج مخالف سے پاوین زندہ نہ چھوڑین چنانچہ بہتون کو جان سے مار ڈالا اور ابن زیاد بھی مارا گیا ابن زیاد کا سر کاٹ کے لشکر والون نے ابراہیم پاس حاضر کیا ابراہیم نے مختار پاس کوفے مین بھجوا دیا جب سر ابن زیاد کا کوفے مین پہونچا مختار نے دار الامارۃ کوفے مین محفل کو آراستہ کر کے کوفی والون کو جمع کیا اُس وقت سر نامبارک ابن زیاد بدنہاد کا منگوائے کہا اے اہل کوفہ دیکھو کہ خون ناحق امام حسین علیہ السلام نے ابن زیاد کو زندہ نچھوڑا تاریخ کی کتابون مین لکھا ہے کہ مختار کی لڑائی مین ستر ہزار اہل شام مارے گئے اور یہ واقعہ ۶۷ھ ہجری مین چھ برس واقعہ کربلا کے بعد عاشورے کے دن واقع ہوا **فائدہ** ترمذی کی صحیح **روایت مین** وارد ہے کہ جب ابن زیاد اور اس کے سردارون کے سر مختار پاس لاکے رکھے گئے یکایک ایک سانپ بڑا سا ظاہر ہوا کہ لوگ اُسے دیکھ کے ہٹ گئے سانپ سب سرون مین سے عبید اللہ ابن زیاد کے سر پاس آکے اُسکے نتھنون مین گھسا اور تھوڑی دیر ٹھہر کے اُسکے منہ سے نکلا پھر اُسکے منہ مین گھسا اور نتھنے سے نکلا اسیطرح تین بار سانپ نے آمد و رفت کی پھر غائب ہوگیا الحاصل ابن زیاد اور ابن سعد اور شمر ذی الجوشن اور قیس ابن اشعث کندی اور خولی بن یزید اور سنان بن انس نخعی اور عبید اللہ بن قیس اور یزید بن مالک

اور باقی اشقیا طرح طرح کی عقوبتوں سے قتل ہوئے اور اُنکی لاشوں کو اسطرح گھوڑوں کے سموں سے روندا
کہ ہڈیاں چور ہو کر خاک سے برابر ہوئیں پر تاریخ والوں کو اس امر میں اختلاف ہے کہ ابن سعد اور شمر وغیرہ
ابن زیاد سے پہلے مارے گئے یا پیچھے ہر نہج سے جو حاکم کی حدیث میں وعدہ منتقم حقیقی کا گذرا کہ امام حسین علیہ السلام
کے عوض ستر ہزار اور ستر ہزار شقی مارے جاوینگے سو محقق ہوا آخر آخر مختار کے عقیدے میں فساد آیا اور
اُس کو یہ خبط ہوا کہ اُسکی طرف وحی آتی ہے اور حضرت محمد بن الحنفیہ وہی مہدی موعود ہیں اور جب
قبضہ اُس کا کوفے اور اُس کے اطراف اور جوانب پر خوب ہو گیا تو اُس کو داعیہ لڑائی کا عبداللہ بن زبیر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ پیدا ہوا جب عبداللہ بن زبیر کو یہ حال معلوم ہوا اُنھوں نے بھی اپنے بھائی
مصعب بن زبیر کو جو بصرے کے حاکم تھے اُس کے مقابلے کے واسطے معین کیا جب مصعب بصری سے لڑائی کے ارادے
پر روانہ ہوئے تو مصعب اور مختار میں خوب جدال اور قتال ہوا آخر الامر فتح مصعب بن زبیر کو نصیب ہوئی اور
مختار اس معرکہ میں مارا گیا اور مصعب بن زبیر کوفے پر قابض ہوئے آخر کو عبدالملک مصعب بن
زبیر پر چڑھ آیا اور مصعب بن زبیر اور ابراہیم بن مالک اشتر کو ۷۱ سنہ ہجری میں قتل کیا **فائدہ**
عبدالملک بن عمر ولیثی سے روایت ہے کہ عجب اتفاق ہے کہ میں نے دار الامارۃ کوفے میں پہلے امام حسین
علیہ السلام کا سر مبارک دیکھا کہ عبید اللہ بن زیاد کے سامنے داہنی طرف ایک سپر پر رکھا تھا وہیں
ابن زیاد کا سر دیکھا کہ آگے مختار کے رکھا تھا پھر وہیں مختار کا سر دیکھا کہ مصعب بن زبیر کے سامنے رکھا تھا
پھر وہیں مصعب بن زبیر کا سر دیکھا کہ عبدالملک کے روبرو رکھا تھا ابن عمر ولیثی نے کہا جب میں نے یہ حال
عبدالملک کے آگے بیان کیا وہ کہنے لگا خدا تجھکو یہاں پانچواں سر نہ دکھاوے اور اُس دار الامارۃ
کی شامت سے ڈر کر اُسی وقت اُسے کھدوا ڈالا قصہ کوتاہ جب عبدالملک نے مصعب بن زبیر پر فتح پائی
چاہا کہ فوج عبداللہ بن زبیر کے مقابلے کو مکے میں بھیجے لوگوں نے عذر کیا کہ حرم محترم میں
جدال اور قتال حرام ہے وہاں جا کر کیوں کر لڑیں آخر ایک دن حجاج بن یوسف نے عبدالملک
کے سامنے آکے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ عبداللہ بن زبیر کا سر میں نے کاٹ
لیا عبدالملک نے جانا کہ حجاج کے جانے کو عبداللہ بن زبیر کے مقابلے میں تیار ہے

اس نے جلد ایک لشکر حجاج کے پاس نام کرکے مکہ معظمہ کی طرف روانہ کیا حجاج اصل طائف کا
رہنے والا تھا اُس نے وہان آکے اور فوج جمع کرکے متوجہ مکے کا ہوا اور وہان سرگرم قتال اور
جدال کا ہوا اور بالکل آداب مکہ معظمہ اور حرم محترم کے چھوڑ کے نہایت بے ادبیون اور گستاخیون
پر کمر باندھی یہان تک کہ تمام حرم محترم کو شہیدون کے خون سے رنگین کیا اور عبد اللہ
بن زبیر کو بھی سنہ بہتر یا تہتر ہجری مین شہید کیا بعد اُسکے سولی چڑھایا پھر سولی سے اتروا
کے یہودیون کی قبرون مین ڈلوا دیا بعد طے کرنے اس مرحلے کے حکومت مروانیون کی شام اور
عراق اور حجاز مین جم گئی اور سب سلطنت اُنکی تراسی برس چار مہینے رہی ۱۲ تحریر الشہادتین اور
صواعق محرقہ اور اشاعۃ الاشراط الساعۃ

خاتمۃ الطبع

حمد و ثنا ایسے خالق کو زیبا ہے کہ محمد مصطفیٰ سا رسول پیدا کیا اور خلعت شہادت اُنکے دونون بیٹون کو دیا اما بعد
رسالہ سر الشہادتین تصنیف مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی اور ترجمہ اُردو مولوی خرم علی اور
ترجمہ مولانا محمد سلامت اللہ کہ نام اُس ترجمہ کا تحریر الشہادتین ہے اور مرزا حسن علی مرحوم کے فوائد صواعق محرقہ
و اشراط الساعۃ و روضۃ الاحباب وغیرہ سے زیب حاشیہ کیا ہے اول بار ۱۲۶۲ ہجری مین مطبع مصطفائی مین مصطفیٰ خان نے
اور دوسری بار مطبع نظامی واقع کانپور مین عبد الرحمن خان نے ۱۲۶۶ ہجری مین اور تیسری بار مطبع احمدی مین
حافظ محمد عبد الستار خان نے ۱۲۷۳ ہجری مین چھاپ کر نقد سعادت بدست افتخار لیا اور چوتھی بار مطبع فیض آثار اودھ
اخبار مین زیب طبع پائی تھی خریدا ان شائق نے دست بدست بکمال ذوق و شوق خرید کیا پانچوین اور چھٹے اور ساتوین بار
پھر بکوشش ہالیان مطبع نامی کے چھپا خریداران شائق نے خرید کیا آٹھوین بار حسبی بلیغ بسرپرستی معلے القاب عالیجناب فیض المجد
و المحاسن منشی پراگ نراین صاحب بہادر گو مالک مطبع منشی نول کشور صاحب واقع بلدہ کانپور صین عن الفتور مین باہتمام منصرم
کامل منشی بھگونت دیال صاحب عاقل الخبث بماہ مارچ ۱۸۹۹ع بعمدہ حسن و خوبی زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوا۔

طوق منضم میشود و در حالت ولادت فراخ میگردد و فضار طمثی در حالت آبستن غذا جنین می شود و در
حالت رضاع مستحیل بشیر میگردد و در رحم راشوقی بجذب منی ست ازین جهة در وقت مجامعت مائل شود بطرف
فرج و منفعت رحم آنست که منی درو قرار گیرد تا جنین ازو متولد گردد والله اعلم بالصواب **کیفیت**

کیفیت تولد جنین

تولد جنین بدانکه چون منی مرد و زن در رحم قرار گیرد واز جمیع سوء المزاجات خالی باشد و رحم
صحیح و نفی بود واز واردات خارجی و اسباب ردی هیچ مانع نبود از قوت عاقده که در منی مرد موجودست
واز قوت منعقده که در منی زن حاصل ست دران امتزاجی پیدا شود و چهار نقط مانند حباب پیدا گردد و
یکے در محل دل و دیگر در محل دماغ و یکے در محل جگر و یکے بر همه محتوی گردد تا حافظ حرارت غریزی و دوافع
اعضا بود و فوهات عروق بدو متصل گردد تا از ان مجری غذا بجگر طفل رساند واین را حالت اولی خوانند
و بهفته تمام شود و درین ایام قوت متصرفه تصرف نماید و در ماده بے امداد رحم و در غیر این بواسطه مدد و
معاونت رحم باشد و بعد ازان ظهور نقطه های سرخ ظاهر شوند و منافذ عروق پدید آید و بناف فرو شوند
خون حیض روانه شود واین را حالت ثانیه گویند و بچهار روز تمام گردد و بعد ازان علقه گردد واین را
حالت ثالثه خوانند واین بشش روز میشود و بعد ازان مضغه شود و بعضی اعضا از هم متمیز گردد و قدرے
صالح از دم حیوانی و طمثی بدو مترشح گردد و مستعد آن میشود که از واهب الصور تعالی و تقدس
روح حیوانی بدو مفید گردد واینحالت را رابعه گویند و بدوازده روز تمام شود و بعد ازان مزاج
ذکوری و اناثی ظاهر گردد و اعضای اصلی تمام شود واین را حالت خامسه گویند و بسه روز تمام میشود
و بعد ازان اعضاے تمام خلقت گردد و عروق مفاصل و مجاری بظهور پیوندد واین حالات مذکوره در
مذکران بمدت اقل از اناث پیدا شود چنانچه خلقت پسر بسی روز تا چهل روز تمام شود واز ان دختر از چهل
تا پنجاه و بعد ازان نشو و نما یابد تا مدت شش ماه که اقل مدت حمل ست و جنین در ضعف ایام تمامی خلقت
حرکت نماید و در مدت ضعف ایام حرکت خروج کند مثلاً اگر بسی و پنج روز تمام شود به هفتاد روز متحرک
گردد و بدویست و ده روز که هفت ماه باشد بیرون آید غالب آن بود که بماند واگر بچهل روز تمام شود بهشتاد
روز حرکت کند و بدویست و چهل روز که مدت هشت ماه باشد بیرون آید و غالب آن بود که نماند زیرا که
جنین در ماه هشتم باضطراب آید و حرکت کند اگر صحیح المزاج و قوی الحال بود خرق غشیه کند و باذن باری عز اسمه
بیرون آید و بماند اگر ضعیف بود و قوت خرق غشیه و خروج نداشته باشد از ان حرکت متالم گردد اگر مهلت یابد تا ماه
نهم خستگی ازو زائل گردد و قوت گیرد و در ماه نهم بوجود آید و بماند واگر بغایت ضعیف بود در شکم بمیرد یا آنکه در ماه هشتم
بیرون آید واز این حرکت خستگی او زائد شود و هوای خارج نسبت با او غریب بود پس هلاک گردد واگر چهل و پنج روز

تمام شود در ماه نهم بوجود آید باقی ماند و اگر چنین باشد و هیئت نشستن جنین در رحم که در صفحه بستم مرقوم است آنست که بر کعب نشسته و هر دو کف دست بر سر زانو نهاده و هر دو چشم فرو گرفته و بر پشت دست نهاده و روی بطرف پشت مادر کرده و بعضی بر آنند که روی ماده بطرف شکم مادر است و در این وضع ملاحظه حمایت قلب است و این هیئت اوثق است جهة انقلاب و اقرب شکل طبیعت جهة خروج و اگر متعدد بود یکی بر خلف یکی واقع باشد و ابو علی سینا در شفا آورده که پنج فرزند در حملی آورده اند و همچنین منقولست که لبت فرزند به پنج حمل آورده اند و مانده است و نقل کنند که زنی را سقوط طاری گشت و همچو کیسه افتاده از و هفتاد صورت کوچک در آن بود و همچنین منقولست که اگر زنی پسری و دختری بیاورد غالب آن باشد که خود فرزندان نماند و اگر دو پسر یا دو دختر بیاورد غالب آن بماند و از حیوانات فرس انسان در حالت آبستنی تحمل مجامعت دارند و گفته اند که شاید که زن آبستن گردد چنانکه منقولست که زنی دوازده فرزند حمل بر حمل آورد و از آن آسیب نمیشود و اگر بشود بتکلف گردد و گویند که هر زنی که در حالت آبستنی نمک بسیار خورد فرزند را ناخن نباشد بنا بر حدت و تیزی نمک و خون حیض در حالت آبستنی منقسم بر سه قسم میگردد یکی آنکه طبیعت قادر بود بر اصلاح آن و این نوع منقسم بسه امر گردد اول آنکه غذای جنین بود و دوم آنکه منعقد گردد با لحم و شحم تا پر کند میان اعضاء خالیه و سوم آنکه صعود کند بثدی جهة آنکه تا متحیل شود باشیر و موجود باشد جهة غذا و قسم دوم آنکه طبیعت تصرف در آن نمیتواند کرد و اصلاح امکان نیست میماند و عند الوضع دفع گردد و آنرا انفاس میخوانند و از آن پسر تا سی روز و از آن دختر تا چهل روز زیاده نمیباشد و خون حیض در بلاد حاره زودتر پیدا میشود و در بلاد بارده دیرتر و بیش الطبا آنست که در میان ده و پانزده سالگی پیدا می گردد اما نزد فقها آنست که در نه سالگی امکان پیدا شدن است و بعضی از اطبا بر آنند که از چهل و هشت سالگی تا شصت می باشد و بعضی گویند در سی پنج تا شصت سال بسته میشود و اقل زمان مدت حمل ششماه است بر مقتضی کلام مجید وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا الآیة و چون زمان رضاع که دو سال است بمقتضای نص وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ الآية ششماه زمان حمل میباشد و پیش بو علی سینا اکثر زمان حمل چهار سال است و اقل ششماه چنانچه گویند بمن رسانید کسی که اعتماد تمام بر قول او بود که فرزندی در آمد بعد از چهار سال و دندان او رسته بود و گویند امام شافعی برهمینوال بوده و همچنین منقولست زنی بعد از شش روز در حالت رقص چیزی از و جدا شد و در محل دماغ و دل و جگر نقطی چند بوده و گویند از رجال تا هفتاد و هفت سال فرزند میشود و اند کی برین زیاده و پیش بعضی آنست که منی در زن نمی باشد و رطوبتی که هست از آن فرجست و این سخن معتبر نیست و حدیث نبوی علیه من الصلوات اجملها و من التحیات اشملها بروایت انس بن مالک که در صحیح مسلم آورده عن انس ان ام سلمه رض انها سئلت نبی الله صلعم عن المرأة تری فی منامها ما یری

هیئت نشستن جنین در رحم صورت

الرجل فقال اذا رأیت ذلك فاغتسله چنانکه مردان در خواب می بینند و انزال میشود زنان را نیز همین حالت طاری
میشود همچنانکه مرد را غسل واجب زنان را نیز باید کرد و غسل جهة خروج منی ست همچنین منقولست از ثوبان که گفت
یکی از دانشمندان یهود نزد حضرت بانصرت خواجه عالم خلاصه موجودات بنی آدم آمد و بامتحان زبان بسوال بکشود و گفت سبب
چیست که فرزند تارة نرست تارة ماده ست خواجه رسالت هادی سبیل الذی نزل فی شانه وما ینطق عن الهوی ان
هو الا وحی یوحی فرمود ماء الرجل ابیض وماء المرأة صفر فاذا اجتمعا فغلب منی الرجل علی منی المرأة
یکون ذکرا وبعکسه یکون بالعکس باذن الله تعالی فقال حبر من الاحبار لقد صدقت وانك لنبی یعنی در جواب آنکس فرمود
که آب مرد سفید است و آب زن زرد و هرگاه که جمع گردند غالب گردد منی مرد بر زن فرزند نر بود و بعکس بعکس چون این بیان
فرمود آن شخص گفت راست گفتی و بدرستیکه تو نبی بحقی و اطبا گویند منی مرد سفید است غلیظ بمنزلهٔ انفحه و منی زن
زرد است و تنک بمنزلهٔ شیر است یعنی در تاثیر انفحه در و مثل در لون تخمیر شده غشا گرد جنین در آمده غشا اول را مشیمیه
گویند و کیفیت پیدا شدن او چنان است که چون منی وارد میشود بداخل رحم در رحم منضم میگردد بسوی او از جمیع جوانب
و منی بغایت لزجست منعقد میگردد ظاهر او بجوار سطح رحم پس حجر غشای گرد او در می آید که آنرا مشیمیه خوانند
و بواسطهٔ لزوجت متعلق میگردد بمواضع خشنه از داخل رحم و آنرا نقر رحم گویند و بعد از آن فوهات شرائین ست
و بعضی فوهات اورده نفوذ میکند از این فوهات دم و روح منتسج میگردد اورده و شرائین را که متصل اند باطراف
ایشان بدین فوهات و منتهای عروق بعد از آن اورده باهم یکی میگردد و ورید میشود و در میرود در کبد جنین از سره جهة غذا
دادن و شرائین باهم یکی میگردد و وریدی میشود و در میرود در قلب جنین از سره جهة افاده روح و تعدیل او به نسیم گویند
اول چیزیکه حاصل میگردد از اعضا و ارواح روح حیوانیست بنابر آنکه حدوث او سهل است و تکون او و چنان بود
که چون منی در رحم گرم شود منفجر گردد از و ابخره لطیفه و مختلط میشود آن ابخره ناشی از ارواح ام که نفوذ میکند بجانب او
از شرائین و حاصل میگردد از مجموع روح حیوانی میگردد و جنین بوسطه وی حی حدوث این روح در وسط منی ست بنابر آنکه اگر
میل بجانبی باشد ترجیح غیر مرجح لازم آید و بدین اشارت رفته و این تجویف چون تمام گشت بطن الیسر قلب است و بعد از آن
جنین حی میگردد و محتاج میشود بغذا پس فائض میشود بدو قوتی که جذب میکند غذا بر جم در رحم مخلوق میگردد تا نفوذ کند این
دم غاذی و بنابرین عضویکه اول تمام میشود تکون او گویند سره است و تجویف قلب اول عضویست که حادث میگردد از منی
اما صلابت جرم قلب مانع سرعت تکون اوست بنابرین است که تمامی تکون سره پیش از تمامی تکون قلب است و حدوث تجویف قلب
پیش از حدوث سره است و امام فخرالدین رازی بدین قائل است چنانکه بیان کرده شد این خون بواسطه حدوث و بسوی صلاحیت غذا
جنین ندارد بادام که مزاج او معتدل نگردد پس بنابرین جگر آفریده شد و دقت باشد که تمامی تکون قلب چون بعضی برین
قائل اند از انجهة که او عضو رئیسه است و ماده نو که رطوبت بوجود بخلاف قلب که در آن رطوبت نیست و بعد از آن حیوة حاصل گشت

و غذا می باید ضرورت ست که او را حس حاصل شود بتحریک بارادت و حصول این دوام بر بلوغ میشود بنا بر آنکه روح حیوانی بغایت گرم افتاده و قبول حس و حرکت ارادی حاصل گردد که عضو بارد باشد پس دماغ مخلوق گشت که مبدء تکون او سابق ست و قلب بنا بر قابلیت رطوبت باشد اما تمام خلقت و بعد از تمامی خلقت قلب ست و جنین در ماه دوم غشای حاصل میشود که آنرا الفائفی گویند و این غشا حاصل میشود میان سره و بول تا متاذی نگردد بواسطه ملاقات بار آنکه بول چون از ممر سره بیرون می آید از آنجهت که مجری احلیل بغایت باریک افتاده و زبان استعمال مبدء او و ولادت ست و در ماه سوم متخلق میگردد و غشای دیگر که او را اسلا ما خوانند که محافظت بشره جنین میکند از ملاقات بخارات که قایم مقام عرق ست بزرگان می باده این دو غشا بفضلاتی که حاصل میگردد از غذائیکه حاصل میشود بدو از جنین و دلیل بر این ست که جنین در ماه اول و دوم و سوم غذا اندکی بوسیله او میکشد و دلیل بر این طاری شدن اعراض ردیه است بر مادر مانند شهوات اشیا چون گل و انگشت وغیره و تنفر از لحم و حصول ثقل بدن که بغشا ثلثه حافظ جنین اند از آفات مصادمات و احتیاج بغشا دیگر نیست جهة فضله براز از آنجهت که آنچه ماکول اوست بغایت رقیق و صاف است حق سبحانه و تعالی بکمال قدرت باهره گماشته بر منی قوت مصوره که تا حفظ کند و تشکیل هر جزو بحسب اقتضای نوع منفصل عنه و آنچه میگویند که مشابهت بواسطه آنست که در جامجامعت تخیل صورت کند یا آنکه در دهم هر یک از ایشان صورتی متصور گردد و از اینجا که گویند زنی را در آنحالت تخیل طاری گردد و فرزند که حاصل شد سر او مشابه سر ایشان بود و باقی او شبیه بار و گویند آن فرزند تلف گردد بنا بر آنکه لعنت سوا از مار میترسیم و قول خرم در مشابه فرزند بهاء الدین آنست که ماده صورتی قبول کند که آن صورت پدری یا مادری یا صورتی خارج و سبب نوع آخر باشد از امور سماوی و ارضی که عدد آن خبر خالق لم یزلی ندانم اگر گویند که سبب اختلاف صورت معلوم سبب اختلاف سیرت چیست چنانچه اکثر حکماء و علما اولاد ایشان بر نهج صواب می آید و بعکس جواب آنست که غایت همت جهال و نهایت لذت ایشان جماعت و نفس ایشان گویا که فائض میگردد و بداخل منی ایشان فرا میگیرد بیایی از قوی و ارواح و بنا برین در عقل و فکر سائر قوی اقوی الحال و حس الافعال منی باشد اما حکماء و علما چون لذت و همت ایشان اکتساب کمالات و حصول مثوبات و وصول درجات لاجرم تبری از لذات اولی نموده و بواسطه الضرورات تنبیه المخلوقات گاه گاهی بقای نسل این امر با اصل اقدام مینمایند و چون قلب اهتمام ایشان در فعل بسیار بود طبیعت را اعتنای شافی و توجهی کافی بجانب مولود نباشد پس لاجرم ناقص عقل و سفیهم و کم خرد افتاده باد و حق درین بحث ارادت فاعل مختار است و اظهار قدرت شامله که مندرج تحت حکمت بالغه و موضح الحی من المیت و یخرج المیت من الحی یفعل الله ما یشاء بقدرته و یحکم ما یرید بمشیته

[illegible] در جنین